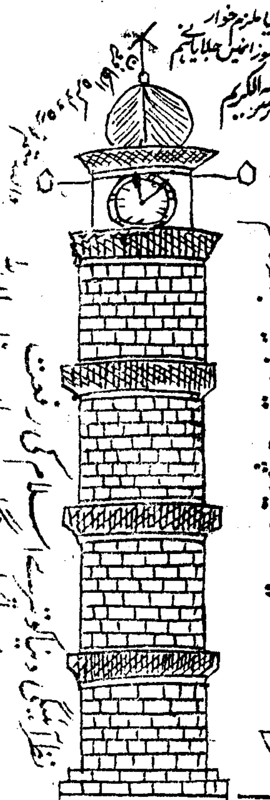
رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

نور دکھلا کے ترا اسکو کیا ملزم خوار
سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم (انہ اوی القریہ) نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم



الحکم

قادیان دارالامان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
شفا بینی دوا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء یوم چہارشنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

مذہبی دنیا کی خبرین

جاپان مین مشرقی مذاہب کی کانفرنس کی تجویزین سنکر خیال ہوا تہا کہ یہ مذہبی کانفرنس مختلف مذاہب کے وکلاء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریگی جسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی تحریر بھیجنے کا ارادہ فرمایا تہا مگر تفصیلی حالات سے معلوم ہوا کہ صرف ہندو اور بدھ مذہب ہی پر غور وخوض کیجائیگی اصل غرض یہ ہے کہ بدھ ازم اور ہندو ازم مین باہم اتحاد قائم ہو۔

حمایت اسلام لاہور کے لئے امیر کابل نے چھ ہزار سالانہ کی امداد علاوہ ایکسو پندرہ ماہوار صوفی غلام محی الدین کے وظیفہ کے منظور کی ہے انجمن ہندوستان بھر کے مسلمانون کی ریپریزنٹیٹو ہے یا نہین یہ سوال قابل غور ہے غالباً گورنمنٹ اس عطیہ کو کسی خاص نظر سے نہ دیکھے گی۔

جہلم مین مولانا مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور مولوی محمد ابراہیم کے درمیان مباحثہ ہوا جسکے حالات سراج الاخبار مین

محالفین نے اپنی طرز پر تصویر کا ایک ہی رخ دکہانے کے لئے شائع کئے ہین۔ ہم کوشش کرین گے کہ انشاء اللہ دوسرے وقت صحیح حالات رفع وہم کے لئے چہاپ دئے جائین۔

اکبری منڈی لاہور کے ڈاکخانہ مین پوسٹ کیا ہوا ایک کارڈ غلیظ گالیون سے بہرا ہوا ایڈیٹر الحکم کو بہیجا گیا کیا یہ شریر اور خبیث باطن لوگ اس قسم کی گندی گالیون سے اشاعت حق مین سد راہ ہو سکتے ہین۔ وہ یاد رکھین کہ ان کی گالیان اس سے زیادہ کچھ اثر پیدا نہین کرسکتین کہ ان کی گندی فطرۃ کے اظہار سے مسیح موعود کی ضرورۃ پر گواہ ہون۔

شروع اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ سے انشاء اللہ الحکم کے کالمون مین صبح کی سیر اور شام کا دربار دو جدید کالم عجیب لطف پیدا کرنیوالے ہونگے جو الحکم کی بہتری چاہنے والے احباب اور اس کے پڑہنے والون کی مسرت کا موجب ہونگے۔

امریکہ کے ایک مشہور پادری کولبس بریڈ فورڈ پر چرچ نے کفر کا فتویٰ دیدیا ہے کیونکہ وہ علانیہ تناسخ کے مسئلے کی تلقین کرتے ہین اس پر انہون نے

ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین

(حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ کے خطبہ کا خلاصہ)

والسماء بنینھا باید وانا لموسعون ٥ والارض فرشنھا فنعم الماھدون ومن کل شیئ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین

آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم بڑی وسعت کے مالک اور وسیع کرنیوالے ہین اور زمین کو ہم نے بچھایا پس ہم کیسے عمدہ بچھانے والے ہین اور ہر ایک کو ہم نے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم یاد کرو۔ پس اللہ کیطرف بھاگو مین اسکی طرف سے کھولکر ڈرسنانیوالا ہون ٭

یہ آتین مین نے اس لئے پڑھی ہین کہ اس بیماری مین جو تریبًا ایک مہینہ بھر مجھے لاحق رہی اپنی کمزور طاقت اور محدود علم سے ایک نتیجہ پر پہنچا ہون اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو اپنے رسول کی معرفت تعلیم دی ہے **ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین** یہ کیا سر اپنے اندر رکھتی ہے ٭

اگرچہ مصائب۔ دکھ۔ فتنے۔ الام اور امتحان خدا کی طرف سے آتے ہین۔ پھر بھی خدا ہی کی طرف بھاگو اور خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر تم اللہ کو اپنا ملجا وماوا نہ بناؤگے تو پھر ایسے مصائب آئینگے جو تمہارا استیصال کر دینگے۔

اس سے پہلے یہ فرمایا کہ ہم نے آسمان کو بنایا اور زمین کو بچھایا ان آیتون کی ترتیب پر غور کرنے اور باہم ملانے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعض حوادث زمین سے آتے ہین اور بعض آسمان سے اور زمین اور آسمان دونون خدا کی صنعت ہین پس اگر کوئی حوادث سے بچنے کیلئے جانا چاہے تو کہان جاسکے کیا زمین پر؟ وہ بھی خدا کی ہے۔ کیا آسمان پر؟ وہ بھی خدا کا ہے۔ پھر امن۔ نجات اور راحت ان مصائب اور آلام سے کہان ملسکتی ہے؟ خدا ہی کی طرف بھاگنے مین ٭

درحقیقت یہ عجیب نکتہ معرفت اور خطا نکرنے والا علاج ہے جو رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہمین بتایا گیا ہے مصائب کا آنا تو ضروری ہے مگر جس نے سیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگنے سے راحت اور سکھ ملسکتا ہے وہی نجات پاگیا

اس بیماری مین بسا اوقات تجربہ کیا ہے ایسے وقت مین کہ درد گوش کی شدت اور استیلائے بخار تھا مین نے اپنے اندر غور کیا ہے تو مین نے ایک لذیذ ایمان خدا پر پایا اور مجھ پر کھلا وہ خدا جو قرآن نے پیش کیا ہے اور وہ صفات **رب رحمان رحیم** مالک جو کتاب اللہ نے خدا کی بیان کی ہین ایسا ہی خدا ہمارا مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی ان صفات پر یقین نے اس کرب قلق اور شدت درد مین مجھے بڑی راحت اور طمانیت بخشی اور مین نے دیکھا ہے کہ اس یقین سے وہ تمام تکالیف جاتی رہی ہین اور عجیب عجیب خیالات آئے ہین مین نے غور کیا ہے کہ ایک بادشاہ ایسے کرب وقلق مین آرام نہین پاسکتا۔ کوئی بڑے سے بڑا دولتمند جس کی زندگی کے ایک سیکنڈ مین لاکھون کی آمدنی ہو جب خدا تعالیٰ کی **تقدیر** آکر پشت شکن اثر ڈالتی ہے تو پھر کوئی دولت ومال تسلی نہین دیسکتا یورپ کے لوگون کی ان کوششون اور مساعی پر نظر کرو جبکہ ان کی قوم کی امید (شہزادہ دکٹر) بستر مرگ پر پڑا ہوا جان توڑ رہا تھا۔ ڈاکٹر سر ہانے کھڑے ہین اور باہم مشورے کر رہے ہین تار برقیون کے ذریعہ دوسرے تمام حاذق طبیبون سے صلاحین لی جارہی ہین قوم کی قوم گھبرائی ہوئی ہے کہ کسی طرح یہ نونہال بچ جاوے۔ عجیب عجیب تدبیرون سے سمندر کی ہوا بند کرکے اسکو پہونچائی جاتی ہے کوئی نہین جو اس کرب اور قلق کا اندازہ کرسکے جو اسوقت قوم محسوس کر رہی ہے۔ ساری سلطنت جسپر کبھی آفتاب غروب نہین ہوتا خدا کی تقدیر کا مقابلہ نہین کرسکتی اللہ تعالےٰ کے ایک چھوٹے سے مرض کا مقابلہ نہیں ہوسکتا ٭ مگر جبکہ ضروری ہین کہ امراض آئین اور انسان کو گھبراہٹ مین ڈال دین تو کیا خدا تعالیٰ نے کوئی علاج اور تریاق اس تکلیف دہ گھڑی کے لئے نہین رکھا؟ علاج ہے اور ضرور ہے اور وہ خدا تعالےٰ پر سچا اور **صحیح ایمان ہے**۔ ایمان باللہ ایک ایسی چیز ہے کہ ایسے درد کی ٹیس مین جس سے جسم پگھلا جاتا ہو۔ اس وقت روح کے اندر ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ٹیس کچھ بھی اپنا اثر پیدا نہیں کر سکتی بلکہ بعض وقت روح نے چاہا ہے کہ موت اور زندگی مین جو ایک حجاب باقی ہے وہ ہی ہٹ جاوے تو راحت کی اس کیفیت کا مشاہدہ کرلون جو اسکے بعد اپنے تمام لوازمات کے ساتھ آنیوالی ہے یورپ مین خودکشی کا بازار کیون گرم ہے؟ باوجودیکہ یہ لوگ مادی اسباب دولت وحشمت کی کانین رکھتے ہین پھر کیون دنیا کے نظارے ان کو راحت نہین دیسکتے اور وہ ایک ذراسی مشکل اور مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ نہین کرسکتے! صرف اس لئے کہ **سچا ایمان** خدا پر نہین ایک ہی چیز ہے جو انسانکو مصیبت اور مشکل کی تاریک گھڑیون مین شادمانی اور راحت کا چہرہ دکھاتی ہے اور وہ وجہ اللہ ہے دنیا کی کوئی چیز سچی راحت ہرگز نہین دیسکتی حقیقی خوشی کا گر یہی ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب حصر کے کلمہ کیساتھ خدا تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ قلوب کے اطمینان اور راحت کا ایک ہی ذریعہ ہے جو اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے پس جسکو یہ دولت سچے ایمان کی مل گئی اسے کرب وقلق مین بھی سچی راحت میسر ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی مقادیر پر راضی اور انشراح صدر کے ساتھ اُن سے صلح کرتا ہے لیکن اگر یقین نہین تو ذرا سے کرب وقلق پر بھی ایمان جاتا رہا ہے اور خدا کی مقادیر سے جنگ پیدا ہوگئی ہے۔

اس لئے اب جو تم صحت اور تندرستی کی حالت مین ہو اس وقت کو غنیمت سمجھو اور خدا پر زندہ ایمان پیدا کرو جو اس تاریکی کے گھڑی مین نور کا کام دے اگر اسوقت سچا زندہ اور ایمان پیدا نہ ہوا تو پھر خطرہ ہے کہ انسان بے ایمان نہ مرجاوے۔ مین خدا کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ انسان کی فطرۃ بتاتی ہے کہ اسے وہی خدا مطلوب ہے جو **قرآن شریف** نے پیش کیا ہے۔ انجیل کے خدا پر غور کرکے دیکھا ہے مین بلا مبالغہ کہتا ہون کہ اگر روح کے سامنے ایسا خدا پیش کیا جاوے جو معمولی بچون کی طرح عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور پھر یہودیون سے مارین کھاتا ہوا صلیب پر لٹکایا جاتا اور ملعون ٹھہرتا ہے وہ اسپر تھوکتے بھی نہین روح کی بناوٹ ایسے خدا کو چاہتی ہے؟ نہیں وہ تو اس خدا کے سامنے سجدہ کرتی ہے جو الحمد للہ کا مصداق رب العلمین الرحمن۔ الرحیم مالک یوم الدین کی صفات سے موصوف ہے ٭

پس مبارک ہو قرآن کو جس نے ایسا خدا پیش کیا ہے جو مصائب نازل کرتا ہے لیکن پھر بھی اُس سے پیار کرنیکو جی چاہتا ہے غور کرو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت کیسے دکھون اور دردون مین گذرا مکی زندگی کس قدر مصائب اور مشکلات کا مجموعہ ہے مگر کیسا ایمان اور صدق ووفا ہے کہ پھر بھی خدا ہی کی طرف بھاگنے اور رجوع کی تعلیم دی جاتی ہے اور اقرار ہے کہ اے میرے مولا مین ان تمام مصیبتونکو اس وقت تک اٹھانے کو طیار ہون۔ جب تک تو

مین دعوے سے کہتا ہون کہ دنیا کی کوئی قوم یہ لانظیر نمونہ ایمان کامل کا ہرگز پیش نہیں کر سکتی جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مین نظر آتا ہے پھر خدا تعالےٰ نے نئے سرے سے ایمان زندہ کرنیکیلئے اپنے رسل کو بھیجا ہے جو اپنے عمل سے بتا رہا ہے کہ حقیقی شے جس سے انسان زندہ ہوتا ہے وہ خدا پر ایمان ہے مبارک وہ ہین جو اس تندرستی کی حالت مین اس رسل اللہ کے ذریعہ سے سچا ایمان حاصل کرتے ہین ٭

یسوع مسیح مرقومہ بشپ صاحب

لاہور پر ریویو

نمبر ہشتم

(سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء)

{اعتذار۔ یہ مضمون بعض دوسرے اہم مضامین کیوجہ سے ۲۴ اپریل کے بعد آجتک سلسلہ وار شائع نہیں ہوسکا چونکہ مضمون مین آیندہ کی قید موجود تھی اور حقیقت مین ابھی مضمون نامکمل تہا اسلئے ہم نے ضروری سمجہا کہ اسکو پہر مسلسل لکھکر خدا کے فضل سے پورا کردیا جاوے ایڈیٹر}

جلالی جی اُٹھنے سے نہین معلوم بشپ صاحب کی کیا مراد ہے؟ کیا اسی کا نام جلالی جی اُٹھنا ہے کہ صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے اور **یوسف** کو جو مسیح کا شاگرد تہا لاش دیدی گئی اور پہر مرہم عیسیٰ کے ذریعہ زخمون کا علاج کیا گیا آخر کشمیر کیطرف چلے آئے اور خان یار کے محلہ مین آکر آپنے وفات پائی اور وہین مدفون ہوئے مسیح کا حقیقی موت مرنا اور پہر جی اٹہنا انجیل سے ہرگز ثابت نہین ہو سکتا رسالہ ترقی مین اس مضمون پر ایڈیٹر نے بحث کرنیکا وعدہ کیا ہے اس وقت ہم بھی اس پر مفصل لکھین گے انشاء اللہ العزیز مگر سردست مختصر سی بحث اس مضمون پر بشپ صاحب اور آپکے متبع عیسائیون کی ضیافت طبع کیلئے غالبًا دلچسپی سے خالی نہ ہوگی

اول مسیح کا صلیب پر مرجانا بموجب توریت کے ان کو ملعون قرار دیتا ہے گو عیسائیون نے اپنی سبک سری سے اس امر کو قبول کرلیا ہے کہ مسیح ہمارے لئے **ملعون** ہوا لیکن ایک سلیم الفطرت دانشمند کبھی اس بات کو گوارا نہین کرسکتا کہ خدا (بقول عیسائیان) یا کم از کم ایک نبی اور راستباز کو ملعون ٹہرایا جاوے اگر مسیح عیسائیون کے خیال کیموافق خدا تہا تو ملعون ہونیکے وقت لازمی امر ہے **قدوس** نہ تہا اور تمام خدائی صفات اس سے سلب ہو چکی ہوئی تہین۔ پہر کفارہ کی اصل غرض محض انسانیت اور وہ بھی ملعون انسانیت پورا نہین کرسکتی اور اگر کفارہ کسیکے ملعون ہونے سے ہی پورا ہوسکتا ہے تو پہر **شیطان** جو ملعون کا دوسرا نام ہے بجائے خود اچہا خاصہ **کفارہ** ہوگا کیا عیسائی اسپر ایمان لاکر بھی اسیطرح نجات پا سکتے ہین جیسے وہ اپنے معتقدات کے لحاظ سے حضرۃ **مسیح** کی اس موت پر ایمان لاکر جو انہین معاذ اللہ ملعون بنادیتی ہے ایمان لاکر نجات مانتے ہین ہم حضرۃ مسیح کی شان کو اس سے بہت ہی ارفع اور اقدس سمجھتے ہین اور عیسائیون کا اس قسم کا عقیدہ آپکی نسبت رکہنا مسلمانون کے پاک عقیدہ کی توہین ہے کیونکہ ہم حضرت مسیح کو خدا کا پیارا بندہ اور راستباز نبی مانتے ہین اور ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ مرفوع ہوئے برخلاف اس کے عیسائی انہین صلیبی موت سے مرنیوالا اقرار دیکر ملعون ٹہراتے ہین+

غرض حضرۃ مسیح کی نسبت پہلے یہ جایز رکہا جاوے کہ وہ صلیب پر مرے ہین تو اس سے ان کی شان پر خطرناک الزام عاید ہوتا ہے+ علاوہ برین انجیل اس امر کی نفی کرتی ہے کہ وہ صلیب پر مرے ہون جب صلیب پر مرنا ہی انکا ثابت نہین تو جی اٹہنا تو اس کی فرع ہے اور ہم اس وقت اس امر پر بحث نکرینگے کہ کیا **حقیقی مردے جی بھی اٹہا** کرتے ہین کیونکہ جب واقعات سے یہ ثابت ہوجاوے کہ وہ صلیب پر مرے ہی نہین تو اس بحث کی ضرورت ہی نہین رہتی اس لئے دوسری بات جو ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کرتی ہے کہ مسیح صلیب پر نہین مرے یہ ہے۔

(۲) کہ مسیح ساری رات اس موت صلیب سے بچنے کے لئے دعا کرتا رہا اور نہ خود بلکہ شاگردون کو بھی کہتا رہا اب غور طلب یہ امر ہے کہ کیا مسیح کی ساری رات کی دعا جو نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ کیجاتی تھی اور صلیب کی لعنت کے خوف نے آپکو نعل در آتش کر رکہا تہا قبول ہوئی یا نہین قطع نظر اس سوال کے کہ جب وہ خود (بقول عیسائیان) خدا تہا تو دعا کس سے کرتا تہا کیا ایک لغو کام کر رہا تہا؟ ہم اس غور طلب امر کا جواب عیسائیون ہی سے پوچھتے ہین کہ اگر دعا قبول نہین ہوئی تو پہر دہی پہلا اعتراض ملعون ہونیکا قایم ہونے کے علاوہ انجیل کی تکذیب لازم آتی ہے جس مین لکہا ہے کہ مانگو تو تمہین دیا جاویگا جب خود حضرت مسیح کی دعا نامراد واپس آئی تو کسی اور کو کیا امید اور تسلی مسیح مین ملسکتی ہے؟ ایسی ناکامی اور نامرادی عیسائیون کی خیالی نجات کے خرمن کیلئے چنگاریکا کام دینیوالی ہے اور اگر دعا قبول ہوگئی اور انجیل کا یہ مقولہ کہ **مانگو تمہیں دیا جاویگا** صحیح ہے تو پہر ہماری تصدیق ہوتی ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا کیونکہ اس سے بچنے کی اسنے دعا کی تھی+

اب عیسائی یا تو کفارہ کی کل درست بٹہائین اور مسیح کو اپنے لئے ملعون قرار دے لین اور انجیل کی تکذیب کرین یا انجیل کی تکذیب کرکے اس غلط عقیدہ سے توبہ کرین کہ **مسیح صلیب پر مرا** پہر انجیل کے بیانات بھی اسی امر کی تصدیق کرتے ہین کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا چنانچہ

(۳) **پلاطوس** مسیح کو چہوڑنا چاہتا تہا جیساکہ انجیل سے صاف ثابت ہے لوقا ($\frac{۲۳}{۱۴،۲۲}$)

(چہارم) پلاطوس کی بیوی جسکا نام پرُکلایا کلاڈیہ پرو کولا ہے مسیح کی پوشیدہ شاگرد تھی کلیسیائے یونان اسکو سینٹ مانتی ہے اور سائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۱۹ صفحہ ۸۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ پلاطوس نے دعا مین مسیح سے درخواست کی کہ مع اپنی بیوی پرو کلا کے سچا تائب سمجہا جاکر صادقون مین شمار ہو اور انجیل متی $\frac{۲۷}{۱۹}$ سے معلوم ہوتا ہے کہ پلاطوس کی بیوی نے اپنی ایک رویاء کی بناء پر پلاطوس کو مسیح کے چہوڑنے کی رائے دی جبکہ پلاطوس پہلی ہی سے اسے چہوڑنے پر مائل تہا بیوی کی رائے نے اسے اور مستحکم کردیا خصوصًا اسکے رویا کی بنا پر۔

(پنجم) پلاطوس مسیح کا قائل تہا اور اسکو یہودیون کا بادشاہ مانتا تہا جبکہ اُس نے اس کی صلیب پر یہ لکھکر لگایا کہ یسوع مسیح یہودیونکا بادشاہ اور سردار کاہنون کے کہنے کے بعد بھی اسنے اُس کتبہ کو نہین بدلا۔

(ششم) صلیب کا دن سبت کی طیاری کے قریب واقع ہوا اور یہ خلاف شریعت تہا کہ کوئی سبت کے دن صلیب پر لٹکا رہے اور اس لئے مسیح صاف چند گھنٹہ صلیب پر رہا جس سے وہ صرف بیہوش ہوگیا تہا+ (ہفتم)

مختصر نوٹ اور نکات

مرزا تاریخ کی شام کو جبکہ آسمان سے نزول بارش ہوا تو معاً ہمارے خیال مین گذرا کہ حفظ صحت کے لحاظ سے کس قدر ضروری ہے کہ مکانات محلہ اور شہر اور گرد ونواح کو پاک صاف رکہا جاوے لیکن اس قدر وسیع انتظام کون کرسکتا ہے؟ کہ تمام درختوں اور مکانات کی بیرونی سطح کو صاف کیا جائے اور تمام جمے ہوئے گرد و غبار کو دہو ڈالا جائے زمین کی تمام سطح اور نالیون کو دہو دیا جائے کوئی انسانی طاقت یا انجمن ایسی فیاضی سے کام نہین کرسکتا یہ محض خدا کا فضل ہے جیسا اسنے فرمایا و ینزل علیکم من السماء ماءً لیطھرکم اور اللہ تعالیٰ بادلون سے تم پر مینہ برساتا ہے تاکہ تم اور تمہاری بستیون کو صاف کردے بارش حفظ صحت کے اصولون کے موافق جس قدر صفائی کرتی ہے یہ ایک وسیع مضمون ہے جو اس نوٹ مین نہین آسکتا۔ اسپر غور کرنے کے لئے کافی ہے کہ بارش ہو چکنے کے بعد کے نظارہ پر غور کرو اور دیکھو کہ درخت مکانات کی بیرونی سطحین گلیون اور نالیون کے لمبے سلسلے کیسے دہوئے دہلائے صاف ستہرے نکل آتے ہین اور مہینون اور سالون کا جما ہوا کوڑا کرکٹ مینہ کے پانی مین بہا جاتا ہے فی الحقیقت یہ خدا ہی کا فضل ہے الحمد للہ علی ذالک +

یہ بالکل سچی بات ہے انسان کی زندگی اور روح قرآن ہے زندہ کی زندگی اس سے قائم رہ سکتی ہے اور مردے بھی اسی کے طفیل زندہ ہو سکتے ہین اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یاایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

رسولون کا احیا کیا ہوتا ہے وہ اپنی قوت جاذبہ سے سعید الفطرت لوگون کو اپنی طرف کھینچتے ہین اور پھر اپنے قدسی نفس کی پاک تاثیرون سے اس حیات کیطرح جو آسمان سے آتا ہے انکو مزکی اور مطہر بناتے ہین نفس پرستی اور غفلت کی زندگی سے اُنہین نکالتے ہین اور اس رشتہ کو قائم کرتے ہین جو حقیقی طور پر انسان اور خدا کے درمیان ہے۔ خود شناسی اور خدا شناسی قوت عطا کرتے ہین اسطرح پر انکی پہلی زندگی پر ایک موت آجاتی اور نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے +

کیسے ہی ناعاقبت اندیش اور کور چشم بلکہ کور باطن ہین وہ لوگ جو دینی تنازعات مین قرآن کریم کو عمداً چہوڑ بیٹھتے ہین اور اگر کوئی قرآن شریف کو پیش کرے تو کہہ دیتے ہین کہ قرآن ناقص ہے اور حدیث کو اسپر قاضی ٹہراتے ہین؟ افسوس یہ لوگ کیون نہین سمجھتے کہ قرآنی دلائل جو لوگ پیش نہین کرتے انپر اللہ تعالیٰ خود فتوی دیتا ہین کہ وہ کافر ہین۔ فاسق ہین ظالم ہین اور ہم نے قرآن مین قسم قسم کی مثال طرح طرح سے بیان کر دی ہے۔ کیونکہ انسان بہت معاملات مین جہگڑالو ہو جاتا ہے اور جو شخص الہی معاملات مین علم یا ہدایت یا کتاب منیر کے بغیر جہگڑا کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ سبیل اللہ سے بہک جاوے۔ دنیا مین اس کی رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو عذاب جہنم کا مزا چکہا دین + ربنا وقنا عذاب النار

حقیقت مین اگر انسان غور کن طبیعت رکہتا ہو اور انصاف اور خدا ترسی سے بہرہ ور ہو تو وہ صاف سمجھ سکتا ہے کہ قرآن شریف کے زندہ معجزات مین سے یہ چہوٹا معجزہ نہین ہے کہ جسقدر کوئی پاک باطن ہوا سیقدر اسپر قرآنی فہم کہلتا جاتا ہے اور جسقدر اپنے نفس کو پاک صاف کرے اسیقدر خاص الہی تعلیم کے نیچے چلا آتا ہے اور اللہ کریم کی طرف خود بخود اُٹہتا جاتا ہے وہ لوگ جو سلسلہ عالیہ کو مخالفت کی نگاہ سے دیکھتے ہین وہ اس معجزہ سے یا تو انکار کرین اور اگر اقرار کرتے ہین تو انصاف سے کہین کہ کیا اس کا زندہ ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاک وجود اور نمونہ نہین ہے +

انسان شیطانی وساوس اور شیطانی تسلط سے بچنا چاہے تو اس کو قرآن کریم کے تعویذ سے فائدہ اُٹہانا چاہئے۔ جو قرآن کریم کو چہوڑتا ہے اور اس ذکر الرحمن سے غفلت کرتا ہے شیطان اس کا قرین ضرور ہو جاتا ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ من یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ الشیطان فھو لہ قرین۔ یعنی جو شخص ذکر رحمن سے غافل ہوتا ہے ہم شیطان کو اس پر غالب کر دیتے ہین تب وہ اسکا ساتھی ہو جاتا ہے اس لئے اس تعویذ کو ہر وقت زیر نظر رکہنا ضروری ہے +

کون آدمی ہے جو نہین چاہتا کہ اللہ تعالیٰ اسکا معین و مددگار رہے اور اسکو ایک قسم کا استقلال اور ثبات قدم حاصل ہو؟ ہم سمجھتے ہین ہر ایک کی یہی خواہش ہو سکتی ہے اور ہے مگر اس خواہش کے پورا کرنے کے جو طریق اختیار کئے جاتے ہین انہین اکثر ایسے ہوتے ہین کہ ثبات قدم کی بجائے استیصال کا موجب ہوتے ہین خدا کی حکیم کتاب نے ایک گُر بتایا ہے اگر اس کو اپنا دستور العمل بنا لیا جاوے یقیناً خدا کی نصرت آئیگی اور ثبات قدم کی دولت قدم لیگی وہ کیا؟ ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا + اور تمہارے قدمون کو ثابت کر دیگا +

خدا کی نصرت کیا ہوتی ہے؟ خدا کسیکی مدد کا محتاج نہین مگر وہ انسان پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے اور یہ اس کے فضل کے پانے کی ایک راہ ہے وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی عزت اور جلال کو قائم کرنا چاہتے ہین ان کی تائید کرنا ان کے مقاصد و اغراض کے پورا کرنے مین انکا ساتھ دینا بھی خدا کی نصرت ہے۔ اسوقت خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے جو اس کی توحید اور جلال کو قائم کرتا ہے اس کی تائید اس وقت خدا کی تائید ہے مبارک وہ جو اس مین شریک ہو کیونکہ خدا اسکا مددگار ہوگا +

خدا کی نصرت کرنیکی توفیق بھی خدا ہی سے آتی ہے اس لئے مامور من اللہ جو من انصاری الی اللہ کہتا ہے تو یہ نہین کہ اس کا کوئی ناصر نہین ہوتا اللہ تعالیٰ خود اس کے لئے نعم المولیٰ

ت قابل تعمیل نہ ہوگی۔ البتہ لوگ جہان دو ہفتہ کے اندر جواب نہین آسکتا سنتے ہین منہ۱۱

کلمات طیبات

حضرت اقدس امام الزمان علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسی طرح تپ کی مد میں بشمبر داس کو داخل کرتے ہیں۔ بشمبر داس قادیان کا رہنے والا ایک ہندو تھا اور ایک خوشحال برہمن جو اُسوقت پٹواری تھا یہ دونوں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہوئے جسمیں خوشحال کو دو سال اور بشمبر داس کو ایک سال کی قید کی سزا ہوئی۔ شرمپت رائے نے آکر مجھے دعا کے واسطے کہا۔ اور میں نے دعا کی تو میں نے کشف میں دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اُس کی نصف قید کاٹ دی ہے اور پھر میں نے دیکھا کہ مثل واپس آکر نصف قید رہ جاوے گی اور خوشحال اپنی پوری سزا بھگتے گا + یہ خبر میں نے پہلے ہی شرمپت کو دیدی وہ اب تک زندہ موجود ہے اور اگر اُسکو قسم دیکر پوچھا جاوے تو وہ انکار نہ کرے گا۔ غرض آخر جسطرح میں نے خبر دی تھی اور مجھے دکھایا گیا تھا وہی ظہور میں آیا یعنی مثل واپس آئی اور اسمیں بشمبر کی نصف سزا رہ گئی وہ نصف قید بھگت رہا ہوا۔ اسپر شرمپت نے کہا کہ تم چونکہ متقی ہو اس لیے دعا قبول ہو گئی چونکہ اسلام کے ساتھ ان لوگوں کو بغض اور عداوت ہے اس لیے شرارت سے اسلام کی تعریف نہ کی۔ اس مقدمہ میں جب اپیل کیا گیا تو رات کو علی محمد نام ایک شخص آیا اور اُسنے آکر خبر دی کہ وہ بری ہو گئے ہیں مجھے یہ خبر سُنکر تعجب ہوا کیونکہ میں نے مذکورہ بالا پیشگوئی کی تھی۔ اس تردد میں جب میں نے نماز پڑھی تو نماز ہی میں الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی وہ رات تو اسی طرح گذر گئی اور میں نے مزید تحقیقات نہ کی لیکن صبح کو اصل حال معلوم ہو گیا کہ اپیل لے گئے تھے جس سے یہ غلط نتیجہ نکال لیا گیا کہ وہ بری ہو گئے ہیں آخر جیسا کہ میں نے کہا ہے اسیطرح پیشگوئی کے موافق مثل واپس آئی اور اسمیں بشمبر کی قید نصف رہ گئی اور خوشحال کو پوری سزا بھگتنی پڑی۔

اب بتاؤ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کیسے زبردست نشان ہیں اب تک ان واقعات کے زندہ گواہ موجود ہیں ان سے قسم دیکر پوچھا جاوے کہ کیا قبل از وقت انکو بتایا گیا تھا یا نہیں؟ اور پھر ٹھیک پیشگوئی کے موافق انکا ظہور ہوا ہے یا نہیں۔

پھر اسیطرح جھنڈا سنگہ نامی ایک زمیندار کے ساتھ درخت کاٹنے کا مقدمہ تحصیل میں تھا۔ مجھے خدا تعالیٰ کیطرف سے معلوم ہوا کہ ڈگری ہو جائے گی۔ جب کوئی دس بارہ دن ہوئے تو لوگوں نے جو بٹالہ سے آئے کہا کہ وہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے اور خود اُسنے بھی آکر بطور تمسخر کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔ مجھے اس خبر کے سُننے سے اتنا غم ہوا کہ کبھی کسی ماتم سے بھی نہیں ہوا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ڈگری کی خبر دی تھی یہ کیا کہتے ہیں + وہ اسامی تھے اور ہم مالک تھے اور مالک کی اجازت کے بغیر وہ درخت کاٹنے کے مجاز نہ تھے۔ مختلف قسم کے ۱۵ یا ۱۶ آدمی اس مقدمہ میں تھے مجھے بہت ہی غم محسوس ہوا اور میں جیسے کوئی مبہوت ہو جاتا ہے سراسیمہ ہو کر سجدہ میں گر پڑا اور دعا کی تب ایک بلند آواز سے الہام ہوا

ڈگری ہوئی ہے مسلمان ہے

یعنی آیا باور نہ کرے۔ صبح کو جب میں تحصیل میں گیا تو وہاں جا کر ایک شخص سے جو حاکم کا سررشتہ دار تھا میں نے دریافت کیا کہ کیا فلاں مقدمہ خارج ہو گیا ہے اُس نے کہا نہیں اس میں تو ڈگری ہو گئی ہے پھر میں نے اُس سے کہا کہ انھوں نے گاؤں میں مشہور کیا ہے کہ وہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے یہ کیا بات ہے؟ آخر کہا اصل بات یہ ہے کہ اس خبر میں وہ بھی سچے ہیں۔ جب حافظ ہدایت علی صاحب فیصلہ لکھنے لگے تو میں کہیں باہر چلا گیا تھا۔ جب باہر سے آیا تو انھوں نے روبکار مجھے دی کہ یہ مقدمہ خارج کر دیا ہے۔ سررشتہ دار کہتا ہے کہ تب میں نے اُن کو کہا کہ تم نے غلطی کی ہے اُس نے کہا نہیں میں نے کمشنر کا فیصلہ جو انھوں نے پیش کیا تھا دیکھ لیا ہے میں نے اُنکو کہا کہ فنانشل کمشنر کا فیصلہ بھی تو دیکھا تھا۔ پھر اُسسے معلوم ہوا کہ وہ فیصلہ جو اُسنے کیا تھا وہ غلط ہے اُسنے روبکار لیکر پھاڑ کر پھینکدی اور دوسری روبکار لکھی جسمیں ڈگری کا فیصلہ دیا۔

اور اسطرح پیشگوئی جو خدا تعالیٰ نے قبل از وقت مجھے بتلائی تھی پوری ہوئی اس پیشگوئی کے بھی بہت سے لوگ گواہ ہیں اور اب تک موجود ہیں۔ پھر تپ میں ثَمَانِیْنَ حَوْلًا کی پیشگوئی ہے اس پیشگوئی پر ایک زمانہ گذر گیا۔ کوئی شخص ایک دم کے لیے بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں زندہ رہوں گا۔ لیکن ایک خاص تعداد سالوں تک کی خبر دیدینا کیا یہ انسانی طاقت کا کام ہے + اور پھر میرے جیسے آدمی کیلیے تو یہ قیافہ سے بھی ممکن نہیں جسکو دو بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ باوجود ان بیماریوں اور ضعفوں کے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ دینا کہ تیری اسّی برس کے قریب عمر ہو گی کیسا عجیب ہو۔ اور حقیقت میں خدا ہی کیطرف سے اس قسم کی خبر ہو سکتی ہے۔ ورنہ عاجز انسان کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ پیشگوئی بھی پوری شدہ ہی سمجھ لیجیے کیونکہ بہت عرصہ اسپر گذر گیا ہے اور میری عمر اب ساٹھ سے متجاوز ہو چکی ہے۔

پھر تپ ہی کی مد میں ایک اور پیشگوئی ہے جو اس سے بھی عجیب تر اور عظیم الشان ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ اس سے ایک عظیم الشان جماعت کے قائم کرنے کی خبر دیتا ہے جسوقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اُسوقت ایک آدمی بھی ہمکو نہیں جانتا تھا اور کوئی یہاں آتا جاتا نہ تھا۔ براہین احمدیہ میں یہ الہام درج ہے لیکن اب دیکھ لو کہ نشر ہزار سے زیادہ آدمی اس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔ خاص قادیان میں ایک کثیر جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر کیا یہ کوئی جھوٹ بات ہے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظروں میں عجیب +

اور بھی ث کی مد میں پیشگوئیاں ہیں مگر میں اسوقت صرف مثال کے طور پر اسوقت ایکدو بیان کرتا ہوں۔

اسیطرح ج کی مد میں جنازہ کا الہام ہے جب ہمارے بڑے بھائی صاحب مرزا غلام قادر مرحوم فوت ہوئے تو ان کے مرنے سے پہلے جنازہ کا الہام ہوا تھا۔

اور اسیطرح جمال الدین کے متعلق بھی الہام تھا۔ خواجہ جمال الدین صاحب جب اپنے امتحان مضفی میں فیل ہوئے تو مینے دعا کی الہام ہوا سیغفرلہ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر انکو جگہ دیدی۔

پھر ج ہی کے مد میں جمع بین الصلوٰتین کی پیشگوئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے لیے ایک نشان ٹھیرایا ہے اس پیشگوئی کو پورا کرنا اختیاری امر نہیں ہے موت سر پر ہے خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ خود اس کی تکمیل کر رہا ہے۔

جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت بھی نہیں کرتا ہے۔ اس پیشگوئی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے کیونکہ لکھا ہے کہ تجمع لہ الصلوٰۃ یعنی اس کے لیے نماز جمع کی جاوے گی ایسے امور جمع ہو جائیں گے کہ اس کے لیے نمازیں جمع کیجاویںگی ایسے امور جمع ہو جائیں گے کہ اس کے لیے نمازیں جمع کرنی پڑیں گی + آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو میں اپنا اعتقاد رکھتا ہوں اسکو میں کسی کے دل میں نہیں ڈال سکتا میں ایک سچے مسلمان کے لیے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ان امور کے ساتھ جو آپ کی نبوۃ کے لیے بطور شہادت ہوں محبت کی جاوے۔ ہمیں تو یہ پیشگوئیاں بھی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ بھی کیسی تیز ہے۔ اور آپ کی نگاہ کیسی دور تک پہونچنے والی تھی کہ آپ نے سارا نقشہ اس زمانہ کا کھینچکر دکھایا۔ ہم اس پیشگوئی کو جو تجمع لہ الصلوٰۃ ہے بہت ہی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس کے پورا ہونے پر ہمیں ایک راحت اور لذت آتی ہے جو دوسرے کے آگے بیان نہیں کر سکتے کیونکہ لذت خواہ جسمانی ہو خواہ روحانی ایک ایسی کیفیت اور اثر ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کمال درجہ کی عزۃ اور صداقت ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ پورا ہوا + اب بتاؤ کہ کیا یہ امور جو جمع نماز کے موجب ہوئے ہیں خود ہم نے پیدا کر لیے ہیں یا خدا تعالیٰ نے یہ تقریب پیدا کر دی ہے ؟ صحابہ نے اس پیشگوئی کو سنا مگر پوری ہوتے نہیں دیکھا اور اب جو پیشگوئی پوری ہوئی اور انہیں اتنی خبر ملتی ہے تو انہیں کیسی لذت آتی ہے ؟ میں سچ کہتا ہوں کہ جیسا اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے ہم ایک لطف اور لذت اٹھا رہے ہیں آسمان پر بھی ایک لذۃ ہے اس لیے کہ اس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی اور عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ بعض زمینی امور ایسے ہوتے ہیں کہ آسمان پر انکی خبر دیجاتی ہے اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں جو کچھ ہوتا ہے اسکی خبر دیجاتی ہے اور اسکا انتشار ہوتا ہے۔ غرض یہ بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس سے ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ہوتی ہے انکو حقیر سمجھنا کفر ہے۔ یہ دوسرا نشان ہے ایکطرف ہماری صداقت کے لیے کیونکہ ہمارے لیے یہ نشان رکھا گیا تھا دوسری طرف خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہ آپ کی فرمائی ہوئی پیشگوئی پوری ہوئی + لوگ ناواقفی اور جہالت سے اعتراض کرتے ہیں حالانکہ یہ امر بہت ہی قابل غور ہے کیا ہم نے خود ایسے امر پیدا کر لیے ہیں کہ نمازیں جمع کی جائیں ؟ پھر جب یہ امر سب خدا کیطرف سے ہیں تو پھر اعتراض کرنا ہی بڑی حماقت اور خباثت ہے جو لوگ اس پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں وہ مجھ پر نہیں وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بلکہ خدا تعالےٰ پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک آدہ مرتبہ نماز جمع نہ ہوگی بلکہ ایک اچھی میعاد تک نماز جمع ہوتی رہے گی کیونکہ ایک آدہ مرتبہ جمع کرنے کا اتفاق تو دوسرے مسلمانوں کو بھی ہو جاتا ہے۔ پس یہ خدا کا زبردست نشان ہے جو ہماری اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک زبردست گواہ ہے۔

ایسا ہی پھر ح کی مد میں حیات خاں کا مقدمہ ہے بہت سے لوگ اس امر کے گواہ ہیں یہانتک کہ اکثر ہندوؤں کو بھی معلوم ہے اور میرے لڑکے فضل احمد اور سلطان احمد بھی اس میں گواہ ہیں + سردار حیات خان ایک دفعہ کسی مقدمہ میں معطل ہو گیا تھا۔ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم نے مجھے کہا کہ ان کے لیے دعا کرو۔ مینے دعا کی تو مجھے دکھایا گیا کہ یہ کرسی پر بیٹھا ہوا عدالت کر رہا ہے مینے کہا کہ یہ تو معطل ہو گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ اس جہان میں معطل نہیں ہوا + تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ بحال ہو جائے گا۔ چنانچہ اس کی اطلاع دی گئی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ بحال ہو گیا۔

ایسا ہی فحان ان تعان وتعرف بین الناس یہ پیشگوئی بھی دہیں موجود ہے کوئی ثابت کرے کہ اس الہام کیوقت کتنی جماعت تھی یا میں ہوتا تھا یا میاں شمس الدین جو براہین احمدیہ کے مسودے لکھا کرتا تھا مگر اب خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کیموافق لاکھوں کروڑوں انسانوں میں اسکو پورا کیا۔ اور کر رہا ہے ہر نیا دن اس پیشگوئی کی شان اور عظمت کو بڑھا رہا ہے جوں جوں یہ سلسلہ ترقی کرتا جاتا ہے۔

پھر خ ہے اسمیں خسوف وکسوف کی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اسکو دیکھو کہ تیرہ سو برس کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا نشان مقرر کیا تھا کہ اس کے وقت میں رمضان کے مہینہ خسوف اور کسوف ہوگا + اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ نشان ابتدائے آفرینش سے لیکر کبھی نہیں ہوا۔ کسقدر عظیم الشان نشان ہے جس کی نظیر آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مہدی کے وقت تک پائی نہیں جاتی۔ اب مجھ کو دجال اور کذاب کہا جاتا ہے کیا کاذب اور دجال کے لیے ہی اللہ تعالےٰ نے یہ نشان مقرر کیا تھا۔

کی خدا تعالےٰ کو بھی دھوکا لگ گیا کہ ایک تو مجھے صدی کے سر پر بھیجا اور پھر وہ تمام نشان اور علامات بھی قائم کر دیے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے وقت کے مقرر تھے۔ صلیب کا غلبہ بھی میرے وقت میں ہی ہو گیا اور پھر خسوف و کسوف کا نشان بھی پورا کر دیا۔ اسقدر لمبا سلسلہ خدا نے دھوکے کا رکھا۔ خدا تعالےٰ کی شان اس سے منزہ ہے کہ وہ کسیکو دھوکا دے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت تو چاہتی تھی کہ کسی راست باز اور صادق کے ساتھ انکی تائید کی جاتی نہ کہ ایک کاذب اور مفتری کو بھیجا جاتا اور پھر یہ کہ کاذب کے وقت میں نشان وہ پورے کیے جو صادق کے لیے مقرر تھے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہ ہو گی؟ اصل یہی ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے موافق جبکہ اسلام بہت کمزور ہو گیا تھا اور بالکل رسم پرستی اور نام کے طور پر رہ گیا تھا اور جب کہ نصاریٰ کا فتنہ حد سے بڑھ گیا تھا اور انھوں نے اسلام کے ذلیل کرنے کے لیے ہر قسم کے منصوبے کیے اور اپنی کوششوں میں کامیاب ہونے کے لیے مل ملکر اور اکیلے اکیلے زور لگایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی گئی یہانتک کہ آپ کو معاذ اللہ جھوٹا نبی کہا گیا اور خطرناک الزام آپ کی پاک ذات پر لگائے اور کوئی دقیقہ اسلام کی ہتک اور بیعزتی کا باقی نہ رکھا گیا۔ اور اپنے مذہب میں اسقدر غلو کیا کہ ایک ضعیفہ عورت کے بچہ کو خدائی کے تخت پر بٹھایا۔ اور ایک انسان کو خدا بنا کر پھر اُسکو ملعون قرار دیکر اسکی لعنت کو برکت کا ذریعہ بنایا۔ تو خدا تعالیٰ نے جو غیور خدا ہے ایک عاجز انسان کو اپنے وعدہ کے موافق قائم کیا اور اُسکی تائید اور نصرت کی۔ اس کے لیے ان نشانات کو پورا کیا جو اسوقت کے لیے مقرر تھے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور توہین کا انتقام لینے والا ٹھیرایا۔ اور وہ اسطرح پر کہ جس عاجز انسان مسیح ابن مریم کو خدا ٹھیرایا گیا تھا۔ غیرت الٰہی نے اسکو مسیح ابن مریم سے افضل بنا کر دنیا میں بھیجا اور مسیح موعود اس کا نام رکھا۔ مسیح موعود کا مسیح ابن مریم سے افضل ہونا خود یہود و نصاریٰ کے مسلمات سے ہے۔ عیسائی اعتراف کرتے ہیں کہ اس کی آمد ثانی پہلی آمد کے مقابلہ میں جلالی آمد ہو گی۔ پہلی آمد ناکامی تھی اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہیے غرض خدا نے مجھے مسیح موعود ٹھیرایا اور میرے نشانات کو قوت اور تعداد میں مسیح کے نشانات سے بہت بڑھ کر ثابت کیا اگر کسی عیسائی کو شک ہو تو قوت ثبوت اور تعداد کے لحاظ سے میرے نشانوں کا مسیح کے نشانوں سے مقابلہ کر کے دیکھ لے۔ ان نشانوں میں سے ہی یہ خسوف و کسوف کا نشان ہے جو اپنے وقت پر میری صداقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر مہر کرنے کے لیے پورا ہوا۔ مینے سنا ہے کہ پٹیالہ میں ایک مولوی تھا اُس نے جب دیکھا کہ خسوف و کسوف کا نشان پورا ہو گیا تو اُس نے ہاتھ مار مار کر کہا کہ **اب خلقت گمراہ** ہو گی اب خلقت گمراہ ہو گی۔ مگر اس احمق سے کوئی اتنا پوچھے کہ خدا تعالیٰ نے جب وہ نشان پورا کیا جو صادق کے لیے مقرر تھا پھر لوگ گمراہ ہونگے یا ہدایت پائیں گے؟

خسوف و کسوف کا نشان

بہت بڑا نشان ہے۔

پھر دیکھو کہ مدمیں دیانند کے مرنیکی خبر ہے اُسکی زندگی میں مرنے سے پہلے یہ خبر بذریعہ ایک رجسٹری شدہ خط کے اُسکو دی گئی تھی۔ اور شرمپت اور ملاوامل موجود ہیں اُن کو قسم دیکر پوچھا جاوے کہ کیا تین مہینے پہلے یہ خبر دی گئی تھی یا نہیں؟ اور اسی مدمیں دلیپ سنگھ کے ناکام ہونے کی پیشگوئی ہے جبکہ ابھی اس کے آنے کی کوئی خبر ہی نہیں تھی۔

***

آیات الرحمن فاضل امروہی بجواب عصائی موسیٰ بقیمت عہ سراج الحق سے ملسکتی ہے تیار ہے

سورہ جمعہ پر حضرت حکیم الامۃ کا وعظ

گذشتہ اشاعت سے آگے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بعثت مکہ والوں میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور حمد کا ایک بین ثبوت ہے کیونکہ جسوقت آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مبعوث ہوئے اہل دنیا اس رشتہ سے جو انسان کو اپنے خالق کے ساتھ رکھنا ضروری ہے بالکل بیخبر اور ناآشنا تھے ہزاروں ہزار مشکلات اس رشتہ کے سمجھنے ہی میں پیدا ہو گئی تھیں اوس کا قائم کرنا اور قائم رکھنا تو اور بھی مشکل تر ہو گیا تھا۔ کتب آلہیہ اور صحف انبیا عَلَیْھِمُ السَّلَام میں تاویلات باطلہ نے اہل عقائد کی جگہ لے لی تھی + اور پھر انکی خلاف ورزی مقدرت سے باہر تھی دنیا پرستی بہت غالب ہوئی ہوئی تھی ان کے بڑے بڑے سجادہ نشین جبا اور رہبانوں کو اپنی گدیاں چھوڑنا محال نظر آتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے بڑے لوگوں کا ذکر کیا کیونکہ اس سے چھوٹوں کا خود اندازہ ہو سکتا تھا۔ اگر ہم ایک نمبردار کی حالت بیان کریں کہ ایک محلہ میں اُسپر فاقہ کشی کی مصیبت ہے تو اُس سے چھوٹے درجہ کے زمیندار کا حال خودبخود معلوم ہو جاتا ہے + قرآن شریف نے نہایت جامع الفاظ میں فرما دیا ہے کہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ جنگلوں اور سمندروں میں غرض ہر جگہ تری و خشکی پر فساد نمودار ہو چکا ہے وہ جو اپنے آپ کو ابراہیم کے فرزند کہلاتے تھے انکی نسبت قرآن ہی نے خود شہادت دی ہے اَکْثَرُھُمْ فَاسِقُوْنَ

اسمیں اکثر لوگ فاسق تھے اور یہانتک فسق و فجور نے ترقی کی ہوئی تھی کہ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ یہ اسوقت کے لکھے پڑھے علما سجادہ نشین خدا کی کتاب مقدس کے وارث لوگوں کا نقشہ ہے کہ وہ ایسے ذلیل و خوار ہیں جیسے بندر وہ ایسے شہوت پرست اور بیحیا ہیں جیسے خنزیر۔ اس سے اندازہ کرو ان لوگوں کا جو پڑھے لکھے نہ تھے جو کتاب مقدس کے وارث نہ تھے جو موسیٰ کی گدی پر نہ بیٹھے ہوئے تھے پھر یہ تو ان کے اخلاق و عادات یا عزت و ذلت کی حالت کا نقشہ ہے اگرچہ ایک دانشمند اخلاقی حالت اور عرفی حالت کو ہی دیکھکر روحانی حالت کا پتہ لگا سکتا ہے مگر خود خدا تعالیٰ نے یہی بتا دیا ہے کہ روحانی حالت بھی ایسی خراب ہو چکی تھی کہ وہ عبد الطاغوت بن گئے تھے یعنی حدود الٰہی کے توڑنے والوں کے عبد بنے ہوئے تھے ان کے معبود طاغوت تھے۔ اب خیال کرو کہ اخلاق پر وہ اثر روحانیت پر یہ صدمہ عزت کی وہ حالت! یہ ہے وہ قوم جو نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ کہنے والی تھی اس چھوٹے درجہ کی مخلوق کا خود قیاس کرلو۔ یہ نقشہ کافی ہے عقائد کو سمجھنے کے لیے یہ کافی ہے عزت و آبرو کے سمجھنے کے لیے کہ جو بندر کی عزت ہوتی ہے۔ پھر یہ نقشہ کافی ہے اخلاق کے معلوم کرنے کے لیے جو خنزیر کے ہوتے ہیں کہ وہ سارا بیحیائی اور شہوت کا پتلا ہوتا ہے۔

جب ان لوگوں کا حال میں نے سنایا جو نحن ابناء اللہ واحباءہ کہتے اور ابراہیم کے فرزند کہلاتے تھے تو عیسائیوں پر اسی کا قیاس کرلو۔ انکی پاس تو کوئی کتاب ہی نہ رہی تھی۔ اور کفارہ کے اعتقاد نے اُن کو پوری آزادی اور اباحت سکھا دی تھی۔ اور عربوں کا حال تو ان سے بدتر ہوگا جن کے پاس آج تک کتاب اللہ پہنچی ہی نہ تھی۔ اور پھر یہ خصوصیت سے عرب ہی کا حال نہ تھا۔ ایران میں آتش پرستی ہوتی تھی۔ سچے خدا کو چھوڑ دیا ہوا تھا اور اہرمن اور یزدان دو جدا جدا خدا مانے گئے تھے ہندوستان کی حالت اس سے بھی بدتر تھی جہاں پتھروں۔ درختوں تک کی پوجا اور پرستش سے تسلی نہ پاکر آخر عورتوں اور مردوں کے شہوانی قویٰ تک کی پرستش جاری ہو چکی تھی + غرض جسطرف نظر اٹھا کر دیکھو جدھر نگاہ دوڑاؤ۔ دنیا کیا بلحاظ اخلاق فاضلہ کیا بلحاظ عبادات اور معاملات ہر طرح ایک خطرناک تاریکی میں مبتلا تھی۔ اور دنیا کی یہ حالت بالطبع چاہتی تھی کہ ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک رسول کو عربوں میں مبعوث کیا جیسا کہ فرمایا

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ الآیہ

یہ رسول صرف عربوں ہی کے لیے نہ تھا گو وہ صفیکہ عربوں میں مبعوث ہوا۔ بلکہ اسکی دعوت عام اور کل دنیا کے لیے تھی جیسا کہ اُسنے دنیا کو مخاطب کرکے سنایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

اے لوگو میں تم سب کیطرف رسول ہوکر آیا ہوں اور پھر ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنی ہم نے تمکو تمام عالموں پر رحمت کے لیے بھیجا ہے اسی لیے وہ شہرِ جہاں سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور پایا وہ اُمّ القریٰ ٹھیرا۔ اور وہ کتابِ مبین جسکی شان ہے لَا رَيْبَ فِيهِ وہ اُمّ الکتب کہلائی اور وہ لسان جس میں اُم الکتب اُتری وہ اُمّ الالسنہ ٹھیری + یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل تھا جو آدم زاد پر ہوا اور بالخصوص محمد نا ہیں۔ اس رسول نے آکر کیا؟

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

پہلا کام یہ کیا کہ اُنپر خدا کی آیات پڑھدیں یتلوا علیہم ایاتہ پھر نرے پڑھ دینے سے تو کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے دوسرا کام یہ کیا ویزکیہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عظیم شان اور بلند مرتبہ ہے دوسرے کسی نبی کی بابت یہ نہیں کہ یزکیہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی قوت قدسی اور قوت تاثیر کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے عربوں اور دوسری قوموں پر کیا اثر ڈالا۔ عرب کی تاریخ سے جو لوگ واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر اس کی کایا پلٹ دی انکے اخلاق۔ عادات اور ایمان میں ایسی تبدیلی کی جو دنیا کے کسی مصلح اور ریفارمر کی قوم میں نظر نہیں آتی + جو شخص اس ایک ہی امر پر غور کریگا۔ تو اُسے بغیر کسی جدال و جھگڑے کے ماننا پڑیگا کہ ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوت قدسی اور تاثیر قوی اور افاضہ برکات میں سب نبیوں سے بڑھ کر اور افضل ہیں اور یہی ایک بات ہے جو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت دوسری تمام کتابوں اور نبیوں کے مقابلہ میں بدیہی الثبوت ہے۔

عیسائیوں نے حضرت مسیح کی شان میں غلو یہ اسقدر کیا کہ (باوجودیکہ وہ اپنی عاجزی اور بیکسی کا ہمیشہ اعتراف کرتے رہے اور کبھی خدائی کا دعویٰ نہ کیا) انکو خدا بنا دیا لیکن اگر ان سے پوچھا جاوے کہ اس خدا نے دنیا میں آکر کیا کیا؟ تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی قابل اطمینان جواب اس قوم کے پاس نہیں ہے۔ یہ ہم مانتے ہیں کہ جب مسیح آئے اُسوقت یہودیوں کی ایمانی اور اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی تھی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان کے اخلاق اور عادات اور ایمان میں کیا تبدیلی کی؟

جبکہ وہ اپنے حواریوں کا بھی کامل طور پر تزکیہ نہ کرسکے تو اوروں کو تو کیا فیض پہونچتا + یہی موجودہ انجیل جو اس قوم کے ہاتھ میں ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چند لالچی اور ضعیف الایمان آدمیوں کے سوا وہ کوئی جماعت جو اپنے تزکیہ نفس میں نمونہ ٹھہر سکے دنیا کے سامنے پیش نہ کرسکے جو ہمیشہ اپنے مرشد و امام کے ساتھ بیوفائی کرتے رہے۔ حتی کہ بعض ان میں سے اسکی جان کے دشمن ثابت ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف نے دعوی کیا ہے ویزکیہم اور اس دعوے کا ثبوت بھی دیا جبکہ انمیں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کردی وہ قوم جو بت پرستی میں غرق تھی وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے والی ہی ثابت نہیں ہوئی بلکہ اس توحید کو جوش اور صدق سے انھوں نے قبول کیا کہ تلواروں کے سایہ میں بھی اس اقرار کو نہیں چھوڑا + ملک و مال احباب رشتہ داروں کو چھوڑنا منظور کیا مگر اس چھوڑی ہوئی بت پرستی کو پھر منظور نہ کیا اپنے سید و مولی رسول کے ساتھ وہ وفاداری اور ثبات قدم دکھایا جس کی نظیر دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کرسکتی۔ یہانتک کہ غیر قوموں کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ یہ واقعات ہیں جنکو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اس لیے مجھے ضرورت نہیں کہ میں انپر کوئی لمبی بحث کروں۔ میرا مطلب اور مدعا صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ دوسرا کام رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ کیا کہ انکا تزکیہ کیا کہ ان کی حالت یہانتک پہونچی یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا + وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور انکو فروتنی میں ترقی ملتی ہے۔ اور یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا اپنے خدا کے سامنے سجدہ اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ راتوں کو اپنی خوابگاہوں اور بستروں سے اٹھ اٹھکر خوف اور امید سے اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ پھر یہانتک انکا تزکیہ کیا کہ آخر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کی سند انکو مل گئی۔ کسی ہادی اور مصلح کی ایسی سچی تاثیر اور تزکیہ کا پتہ دو! میں نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں اور دنیا کے مختلف مذاہب کو ٹٹولا اور تحقیق کیا ہے میں دعوی سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی حیرت انگیز تبدیلی کوئی ہادی۔ پیغمبر۔ نبی۔ رسول اپنی قوم میں نہیں کرسکا۔ جو ہماری سرکار نے کی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

یہ چھوٹی سی بات نہیں یہ بہت بڑی عظیم الشان بات ہے۔ اسوقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور تاثیر افاضۂ برکات کا **ایک زندہ نمونہ** موجود ہے جس سے آپ کی شان اور ہمت اور علو مرتبت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ وہ تیرہ سو سال کے بعد بھی اپنی تاثیریں ویسی ہی زبردست اور قوی رکھتا ہے جس سے ہم ایک اربعہ متناسبہ کے قاعدہ سے یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ اسکی تاثیریں ابدی ہیں اور وہ ابدالآباد کے لیے دنیا کا ہادی اور رسول ہے۔ اسوقت ہمارا **امام** زندہ نمونہ ہے ان برکات اور فیوض کا جس نے آکر ان فیوض اور برکات اور قدسی تاثیروں کا ثبوت دیا ہے جو صحابہ کی کامیاب قوم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت سے ہوئیں + اگر دنیا میں کسی اور نبی کے برکات اور فیوض اس قسم کے ہیں تو پھر ان کے ماننے والوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر انھوں نے اپنی قوم کا تزکیہ کیا تھا۔ تو ان کے ثبوت کے لیے آج کوئی مزکی نفس پیش کرو۔ اوروں کو جانے دو یسوع مسیح کو خدا بنانے والی قوم! اسکی خدائی کا کوئی کرشمہ اب ہی دکھائے مگر یہ سب مردہ ہیں جو ایک مردہ کی پرستش کرتے ہیں اس لیے وہ زندوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے!

غرض دوسرا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ وہ آیات جو آپ پڑھ کر سناتیں اپنے عمل سے اور اس کی تاثیروں سے بتادیا کہ اس کا منشا کیا ہے؟ منشا بھی بتادیا اور عمل کرا کر بھی دکھایا۔ کیونکہ کتاب کا پڑھنا اور اس کے مطالب منشا سے آگاہ کردینا کوئی بڑا کام نہیں جبتک کوئی ایسی بات نہ ہو۔ کہ عمل کرنیکی روح پیدا ہوجاوے کتاب کا پڑھنا بھی ضائع ہوجاتا ہے جبکہ کوئی سننے کے لیے طیار نہیں جبتک پڑھنے والا خود نہیں سمجھتا دوسروں کو سمجھا نہیں سکتا۔ اس لیے نہایت ضروری ہے کہ پہلے تعلیمات صحیحہ آجاویں پھر انکو پہونچایا جاوے اور سمجھایا جاوے کہ کیسے عمل درآمد ہوتا ہے یا خود کرکے دکھایا جاوے یہ ضروری مرحلہ ہے۔ غور کرکے دیکھو کہ کیا یہود کے سامنے ایک بڑا بھاری انبار کتاب کا نہ تھا۔ کیا مجوس کے پاس کتابیں نہ تھیں کیا عیسائی اپنی بغل میں کتاب مقدس مارے نہ پھرتے تھے اور کیا انمیں عمدہ باتیں بالکل نہ تھیں اور ضرور نہ تھیں۔ مگر انمیں اگر کچھہ نہ تھا تو صرف یہی نہ تھا کہ ان پر عمل کرادینے والا کوئی نہ تھا۔ جب تک ایک روح اس قسم کی نہ آوے جو انسان کو مزکی بنادے۔ اسوقت تک انسان ان تعلیمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ باقی آئندہ

خلافت راشدہ کا تیسرا اڈیشن

خدا کا شکر ہے کہ خلافت راشدہ کا دوسرا اڈیشن ایک ہی مہینہ کے اندر ختم ہوگیا + کتاب کی قیمت حضرت مصنف کی عام فیاضی کیوجہ سے کم کردیگئی تھی۔ لیکن ہمیں کامل یقین تھا اور ہے کہ اگر اس کتاب کی قیمت عہ بھی ہوتی تو بھی یہ اسی عزت و احترام سے خریدی جاتی جس شوق اور دلچسپی کے ساتھ اسے خریدا گیا ہے۔ فاضل مصنف اور خاکسار پبلشر کے پاس جسقدر خطوط کتاب ...

م کی خوبیوں کی تعریف اور شکریہ کے پہونچے ہیں۔ اگر فاضل مصنف کا استغنا اور حیا مانع نہ ہوتا جو مومن کے اعلی درجہ کے ایمان کا نشان ہے اسکو خود ستائی کے ضمن میں داخل نہ سمجھا جاتا تو ہم بلا مبالغہ کہتے ہیں کہ ان خطوط کے اندراج کے لیے الحکم کی ایک مہینہ کی اشاعتیں ...

ہجرۃ

قرآن شریف میں اللہ جل شانہ نے ہجرۃ کے لفظ پر بڑا زور دیا ہے اور ایک حدیث شریف سے جو اس پاک کلام کی تفسیر کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالے کی منع کی ہوئی چیزوں سے ہجرت کرتا ہے قرآن شریف کے متعدد مقامات پر ہجرۃ کرنے والوں کے لیے بڑے بڑے مدارج اور مراتب کا وعدہ دیا گیا ہے ہم دیکھتے ہیں اور تاریخ شہادۃ دیتی ہے کہ وہ اسی دنیا میں صحابہ کی برگزیدہ قوم کے حق میں پورے ہو کر ہمیشہ کے لیے خدا تعالے کے اس کلام پاک کے مصدق ٹھیرے ہیں +

قرآن شریف کے اس وعدہ اور صحابہ کے حق میں اس کے پورا ہونے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہجرۃ کامل کے بدون کوئی انعام مل سکتا ہی نہیں + چنانچہ دیکھلو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند خلافت پر بلا فصل جس صادق انسان کو جگہ ملی وہ اول المہاجرین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے۔ کیا اللہ تعالے قادر نہ تھا کہ قریش یا انصار میں سے کسی اور کو خلیفہ بنا دیتا اور ایک عظیم الشان مثال اور رنگ قائم کرتا۔ بظاہر انصار بڑا پیارا لفظ ہے اور حقیقت میں خدا کے مرسل و مامور کی تائید اور نصرت میں حصہ لینے والا بڑا ہی خوش قسمت اور سعید انسان ہوتا ہے خصوصًا وہ جنھوں نے سید الرسل خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کی اور مہاجر بظاہر (چھوڑنے والا) ایسا دل خوش کن لفظ نہیں ہے مگر اللہ تعالی نے مہاجر کو انصار پر مقدم رکھا ہے انصار سے خلیفہ نہ ہونا خدا تعالے کے کلام اور اس سنۃ پر مہر لگاتا ہے کہ کوئی انسان جب تک ہجرۃ نہ کرے وہ خدا کے مقرر کردہ درجوں اور فضیلتوں کو پا نہیں سکتا۔

قرآن شریف چونکہ ابد الآباد کے لیے ہے اس لیے خدا کا زندہ اور مبارک کلام ہر زمانہ میں زندہ اور مبارک رہنا چاہیے اس کے حقائق اور صداقتیں ہر وقت یکساں نتائج اور اثر رکھنے والی ہونی ضروری ہیں۔ اس لیے آج بھی مہاجر کے لیے وہی مدارج اور انعام موجود ہیں۔ خدا تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت احمد قادیانی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح موعود کر کے دنیا میں بھیجا ہے تا وہ پھر ہجرۃ پر ملنے والے انعامات کا نمونہ دکھلائے۔ چنانچہ آپ نے ظاہر کیا ہے کہ میرے وہ ہیں جو ہجرۃ کر کے میرے پاس بیٹھے ہیں اور پھر یہاں تک بھی لکھدیا ہے کہ میں اس کم ظرف شخص اتنا ارادہ نہیں رکھتا کہ اگر مجھے موقع ملے تو میں قادیان میں جا کر رہوں تو وہ ابھی کمزور ہے۔ مگر میں اسکو تمام معنی میں لینا چاہتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ مفہوم کے موافق یہی معنی کرتا ہوں کہ مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالے کی منہیات کو چھوڑتا ہے۔

مامور من اللہ کی صحبت میں رہنا اور دنیا اور دنیا کے مفاد پر لات مار کر چلے آنا یہ آسان بات نہیں یہ ہجرۃ کے مدارج ہیں ہجرۃ کی ابتدا اسی سے شروع ہوتی ہے اور پھر یہ کہ اللہ تعالے کی منہیات کو چھوڑ دے اور علاوہ بریں چونکہ خدا تعالے ہجرۃ کرنے والوں کو بڑے بڑے مدارج دینے چاہتا ہے اس لیے ضروری تھا کہ ہر ایک سچا مہاجر جو منہیات سے ہجرۃ کرتا ہے مہاجر قرار پا کر خدا تعالی کے انعامات سے حصہ لے۔

وہ ہجرۃ جو وطن کو چھوڑتا ہے وہ تمہید ہوتی ہے اس ہجرۃ کی جو روحانی ہجرۃ کہلاتی ہے اور جو خدا تعالی کی حرام کردہ چیزوں کے چھوڑنے سے پوری ہوتی ہے۔

ابتدا میں انسان کو اپنے وطن اور دیگر محبوبات کو چھوڑنا سرخ موت سے بھی بڑھکر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ خدا تعالے کے ایک مامور و مرسل اور خلیفہ کے لیے اعلی درجہ کے مکانوں کو چھوڑ کر تنگ جھونپڑوں میں رہنا گوارا کرتا ہے تو وہ قادر ہو جاتا ہے اس بات پر کہ نفس کی دوسری محبوبات و مرغوب چیزوں کو جو گناہ کی صورۃ میں اسے اچھی معلوم ہوتی ہیں چھوڑ دے۔ یہی وہ ہجرۃ ہوتی ہے جو اللہ تعالے ہر مسلمان سے چاہتا ہے اور مامور آکر جس کی بنیاد رکھدیتا ہے۔

جسطرح پر روزہ سے ایک نمونہ دکھایا ہے۔ کہ انسان اپنے منہ کو کھانے پینے اور شہوات کے بر لانے سے اپنے دوسرے اعضا کو باوجودیکہ تمام چیزیں اسکو جائز طور پر میسر آسکتی ہیں۔ روکتا ہے۔ تو پھر کیوں یہ حرام چیزوں کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ روزہ انسان پر ایک حجت ہے خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچنے کے لیے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے اور ٹھنڈے شربت موجود ہیں مگر یہ محض اس لیے کہ خدا نے منع کیا ہے ان کو ایک وقت مقررہ تک استعمال نہیں کرتا پھر وہ کونسی چیز محرک اور باعث ہو سکتی ہے کہ یہ کسی کا مال چرا کر استعمال کرے ؟۔

جیسے روزہ ایک سلم ہے ویسے ہی ہجرۃ بھی ایک سلم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے جانشین کے لیے ہجرۃ کرتا ہے اور درشت اور سخت زندگی بسر کرنے پر قناعت کرتا ہے۔ وہ کیوں منہیات کو چھوڑنے پر قادر نہیں ؟ ہے اور ضرور ہے

پس ہماری جماعت اس نمونہ کو مد نظر رکھے جو خدا کے کلام اور کام نے دکھایا ہے کہ مہاجرین کے لیے اللہ تعالی نے کیا وعدے کیے اور انھوں نے کیا فیض اٹھائے۔ اگر مسیح موعود کسیکو کوئی حکم دے تو اسکا

فرض ہے کہ وہ انشراح صدر کے ساتھ اس مصالحی ہجرت کے اختیار کرنے کو طیار ہو جاوے اگر وہ خدا کے ہاں مدارج اور انعام لینا چاہتا ہے جیسے اول المہاجرین حضرت **مولوی حکیم نورالدین صاحب** ترک وطن کا حکم دیا آپنے فوراً قبول کر لیا۔ مولوی صاحب نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا بارہ ہزار روپیہ اُس پر لگانے کی ٹھانی تھی۔ ابھی پورے طور پر وہ مکان طیار نہ ہوا تھا۔ میں حضرت امام کے حضور موجود تھا جاڑہ کا موسم تھا مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے رات کو حضرت امام کو وحی ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہیے چنانچہ صبح کو مولوی صاحب کو سنایا کہ ہجرة کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ **صدیق کا فرزند** کوئی چگونگی درمیان نہ لایا۔ مکان خراب ہوا مگر یہ مرد خدا نہیں گیا۔ پس اس قسم کی ہجرت کرو۔

اور پھر وہ ہجرة جو حقیقۃ الحقائق ہے ساری جماعت سے مطلوب ہے تم حاضر ہو کر قوموں کے درمیان تم نشانہ ہو چکے زمین کے فرزند کہتے ہیں کہ تم کب تباہ ہو اور آسمان دیکھتا ہے کہ تم شہداء علی الناس ہوتے ہو یا نہیں؟ پس اگر خدا کے محرمات کو چھوڑ نہ دیا اور آسمان کیلیے کوئی نمونہ نہ دکھایا تو بتاؤ دنیا کی نفرین کے سوا اور تم نے کیا پایا؟ اس لیے ضروری ہے کہ تم اپنے چال چلن اور پاک نمونوں سے ثابت کر دو کہ تم وہ مہاجر ہو جن کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر وہ ہے جو منہیات الٰہیہ سے ہجرة کرے۔ خدا کرے کہ تم سچے مہاجر بنو تا خدا کی برکتیں تم پر نازل ہوں اور تم دنیا پر گواہ ٹھیرو اور امام تم پر گواہ ہو

آمین

خلاصہ خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سلمہٗ

ڈائری کا اقتباس

ایڈیٹر کے اپنے طرز و الفاظ میں

مسیح مجھ سے ہے

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں ہم کھلی چٹھی کا خلاصہ شائع کیا گیا ہے جو امریکہ کے مشہور مفتری **الیاس ڈاکٹر ڈوئی** کے نام مقابلہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس میں حضرت حجۃ اللہ کا ایک یہ فقرہ بھی تھا کہ **میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے**۔ اسپر ۳ ستمبر ۱۹۰۱ء کی شام کو بعد نماز مغرب جب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے معمول کے موافق مسجد میں تشریف رکھتے تھے جناب **میرزا نیاز بیگ صاحب** کلانوری نے دریافت کیا کہ اسکا کیا مطلب ہے فرمایا **مسیح مجھ سے ہے** اس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح کی صداقت مجھ سے ثابت ہوئی ہے اور اس لحاظ سے گویا مسیح کا نیا جنم ہوا ہے "

حضرت حجۃ اللہ کا یہ ارشاد کیسا صحیح اور درست ہے۔ مسیح جسم اور روح دونوں کے لحاظ سے مرگیا تھا خدا کے صلوٰۃ اور سلام ہوں اس مسیح موعود پر جسنے اُس کی حقیقت کو دوبارہ زندہ کیا۔ یہ ایک عظیم الشان نشان اور معجزہ ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے۔

مسیح کو جبکہ ملعون قرار دیکر مردوں میں ڈالا گیا تھا + آج اُنیس سو برس کے بعد اس برگزیدہ رسول نے اسکی بریت ثابت کی اور اُسے **لعنۃ کی موت سے** بچایا کیا یہ **مسیح کا احیا نہیں**؟ مانا جاتا تھا کہ وہ ملعون ہو کر ہاویہ میں رہا۔ مگر اس مسیح موعود نے اپنے قدسی انفاس سے اُسے حیات طیبہ عطا کی جبکہ یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ وہ اپنی طبعی موت سے مرا ہے یعنی موت سے اور روح دوسرے آسمان پر اور خاکی جسم کشمیر جنت نظیر میں دفن ہوا۔ اور خدا تعالے کے وعدہ کے موافق اِنّی مُتَوَفِّیکَ سے فائدہ اٹھا کر مرفوع الی اللہ مطہر ہوا ہے۔

ناواقف اور جاہل لوگوں نے اُسے خدائی کی کرسی پر بیٹھا کر جہنم کا ایندھن بنانا چاہا تھا مگر حضرت مسیح موعود نے براہین اور حجج سے ثابت کیا کہ وہ خدا کا ایک رسول ہے اور اسطرح پر گویا مسیح کی شفاعت کی ہے۔ غرض جس قدر الزام حضرت مسیح یا حضرت مریم پر متعصب یہودی اپنے عناد سے یا خوش اعتقاد عیسائی اور مسلمان اپنی جہالت سے نادان دوست بنکر لگاتے تھے ان سب سے اُنکو بچایا۔ کیا اب بھی نہ مانا جاوے گا کہ حضرت مسیح حضرت مسیح موعود سے ہے اور حضرۃ مسیح موعود نے مسیح کو زندہ کیا اور مسیح کے لیے شفیع کا کام دیا؟

فَاعْتَبِرُوْا

کیا مسیح نے جھوٹھ کہا

شاہ پور کے ضلع میں کسی نئے مخالف نے جنم لیا ہے جنکا نام غالباً مولوی یار محمد ہے اسکی کوئی مطبوعہ کتاب **مرآۃ الحق** اور کچھ قلمی اوراق عربی زبان میں آئے تھے انکا ذکر حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے کیا اور اس کے رسائل کا خلاصہ بیان کیا جنمیں سے وفات مسیح بھی تھا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ تعجب ہی ہے ان لوگوں نے مسیح کی نسبت یہ عقیدہ رکھا ہوا ہے کہ وہ مردے زندہ کیا کرتا تھا اور بعض پرندوں کا خالق بھی تھا۔ عالم الغیب اور شافی بھی تھا اور پھر یہ بھی مانتے ہیں کہ وہ صاف آسمان پر چلا گیا ان لوگوں سے پوچھنا چاہیے کہ اس کی موت کی خبر اور پیشگوئی کہاں ہے؟ حالانکہ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح سے پوچھے گا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو خدا بناؤ

حضرت مسیح اس سے اپنی بریت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے نہیں کہا۔ اور پھر یہ کہتے ہیں فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ لیکن اب ہم پوچھتے ہیں کہ جب کہ حضرت مسیح کو قیامت سے پہلے آسمان سے اُترنا تھا تو پھر قیامت میں اُنکا یہ جواب تو دروغ گویم بر روئے تو کا مصداق ہوتا ہے؟ انکو چاہیے تھا کہ وہ یہ کہتے کہ یا اللہ تو نہیں جانتا کہ میں چالیس برس تک خنزیروں کو مارتا رہا ہوں + اور صلیبوں کو توڑتا رہا ہوں فلاں کافر مارا فلاں مشرک قتل کیا فلاں صلیب پرست کا سر قلم کیا۔ یہ جواب انکو تو دینا چاہیے تھا اب وہ جو اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو ہمارے مخالف بتائیں کہ کیا جھوٹ بولتے ہیں؟ شاید ان مخالفوں کے عقیدہ کے موافق انھوں نے جھوٹ ہی بولا ہوگا جب ہی تو اللہ تعالیٰ نے پھر آگے فرمایا قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ + غرض سورہ مائدہ کا آخری رکوع مسیح علیہ السلام کی وفات اور عدم نزول کے لیے عجیب ہے۔ فتدبرا

موسوی مسیح بھی چودھویں صدی میں آیا تھا

حضرت مسیح موعود نے اپنی تصانیف میں متعدد جگہ اس امر پر بحث کی ہے کہ مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا + اس لیے ضروری تھا کہ آنے والا مسیح موعود بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہو۔ اگرچہ قرآن شریف میں ہی ایک لطیف اشارہ مسیح موعود کی چودھویں صدی میں آنے پر کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ۔

چونکہ حضرت مسیح موعود کا ظہور اسی مبارک صدی پر عین وقت پر ہوا اس لیے مخالفین کو جب اور کوئی وجہ انکار کی نہ ملی تو یہی کہنا شروع کیا کہ مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں نہیں آیا تھا چنانچہ گولڑوی نے بھی اس مسئلہ پر اپنی تاریخ دانی کا ثبوت دیا ہے اور پردہ دری کرائی ہے وہ مانتا ہے کہ مسیح ابن مریم حضرت موسیٰ کے بعد سولہویں صدی میں آئے تھے دروغگورا تا بخانہ اش باید رسانید کا مضمون صحیح ثابت کرنے کے لیے حضرت اقدس نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کو جو عبرانی کے فاضل ہیں حکم دیا کہ وہ کسی یہودی کی تحریر اس معاملہ میں حاصل کریں چنانچہ بمبئی کے ایک یہودی فاضل نے اپنے خط میں (جو ۳ ستمبر کی شام کو مفتی صاحب نے سنایا) اعتراف کیا ہے کہ مسیح ناصری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ۱۲۷۲ میں پیدا ہوئے اب وہ خط محفوظ موجود ہے اور مناسب مقام پر حضرت اقدس اسے شائع کریں گے۔ اب اگر بقول عیسائیان ۳۰ سال اور ہمیں شامل کر لیے جاویں تو مسیح کی دعوت کا سال ۱۳۰۲ ہو جاتا ہے

جو چودھویں صدی کا سر ہے

اب دیکھیں گے کہ گولڑوی اس ندامت سے کیا فائدہ اُٹھاتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے جو نشان قائم کیے ہیں کوئی نہیں جو اُنکو جھٹلا سکے خدا کی باتوں میں تغیر نہیں ہوتا + اے دانشمندو! غور کرو کہ ہمیں تمہارے لیے آیات ہیں

مسیح ناصری کی موت کا اعلان یورپ میں

آخر کار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح ناصری کی موت کا اعلان یورپ میں کرنے کے لیے مجوزہ اشتہار لکھدیا جس کا ذکر الحکم میں اشاعت پا چکا ہے حضرۃ اقدس نے اردو مسودہ ترجمہ کے لیے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کو دیدیا ہے + یہ اشتہار دس ہزار شائع ہوگا۔ اس میں مسیح موسوی کی قبر کا نقشہ اور زندہ مسیح محمدی موعود کی تصویر بطور تبلیغ دی گئی ہے دنیا میں یہ پہلا اور عجیب نظارہ ہے ؎

اکیطرف ہے شعلۂ دل اکیطرف ہے آفتاب

انگریزی میں طبع ہو جانے کے بعد الحکم میں انشاء اللہ تعالے ترجمہ چھاپ دیا جاوے گا۔

فی الحال اُسکا کسی قدر خلاصہ دیدینا ہی کافی ہے اس اعلان میں حضرت اقدس نے اس عظیم الشان علمی دریافت کی خبر اہل یورپ کو پہونچائی ہے جو آپ ہی کے ساتھ مخصوص تھی یعنی یہ کہ مسیح ابن مریم صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیب پر سے زندہ اتار لیے گئے اور پھر مرہم عیسیٰ کے ذریعے اُن صلیبی زخموں کا علاج کیا گیا۔ آخر کار آپ نے کشمیر میں آکر وفات پائی اور محلہ خان یار شہر سری نگر میں مدفون ہوئے + مختصر طور پر حضرت اقدس نے ان دلائل کی طرف ایما کر دیا ہے جو اس قبر کے مسیح کی قبر ہونے کے متعلق ہیں اور آخر میں اہل یورپ کو یہ بشارت دیتے ہوئے کہ مسیح موعود نازل ہو گیا ہے اپنی تصویر دکھا ہے۔

ندوۃ العلما کے نام خط

ناظرین الحکم کو یاد ہوگا کہ سال گذشتہ میں جب ندوۃ العلما نے حضرۃ اقدس کو دعوتی خط لکھا تھا تو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ندوۃ العلما کے نام ایک خط لکھا تھا جو الحکم میں انھیں دنوں شائع ہوا تھا + اور پھر انگریزی میگزین میں بھی خط طبع ہوا + اُسوقت ہم نے اس خط کو الگ چھاپ کر شائع کرنے کی تجویز کی تھی۔ اور وہ تجویز مختلف اسباب و وجوہ کی بنا پر معرض التوا میں رہی لیکن ہم نے اپنے

ایڈیٹر کو اطلاع دیں ۱۷ ستمبر سے یہ خط علحدہ پمفلٹ کی صورت میں طبع ہونا شروع ہوگا۔ اگر بقایا بالغ جمع ہوگئے تو پورا دو ہزار طبع ہوگا ورنہ ۴۰۰ - ہمیں کامل امید ہے کہ ہمارے ناظرین اس خط کے مناسب موقع اشاعت کے لیے دست ہمت دراز کریں گے۔

عام معاملات

ہم جناب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب کی توجہ فرمائی کے ازبس مشکور ہین کہ انہون نے ہماری تحریرون پر قادیان سب آفس کی ڈاک کا انتظام براہِ راست ریلوے میل سروس سے کر دیا لیکن ابھی تبدیلی اوقات کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے امید ہے اس پر بھی صاحب موصوف توجہ کرینگے۔ قادیان سے ڈاک بعد دوپہر روانہ ہونی چاہیئے اور بٹالہ سے قبل دوپہر آنی چاہیئے۔

دربار دہلی پر مدعو ہونے والے بعض اخبارات نے جو بے صبری سے واویلا شروع کیا ہے اس پر ہم نے ایک مبسوط آرٹیکل لکھا تھا۔ لیکن معزز ہمعصر رفیق ہند مین جب اسپر ایک نوٹ دیکھا گیا تو اس آرٹیکل کے قائمقام اسے کافی سمجھا۔ چونکہ وہ نوٹ واقعات رواں کے لحاظ سے ضروری ہے ہم اسے ذیل مین درج کرتے ہین۔

دربار دہلی مین اردو اڈیٹران اخبار کی دعوت

گورنمنٹ نے چند اردو اخبارات کے اڈیٹران کو دربار دہلی مین شمولیت کے لئے مدعو فرمایا ہے۔ یہ لوگ کرایہ اپنا خرچ کرینگے اور گورنمنٹ کی طرف سے صرف اتنی مہمانی ہوگی کہ رہائش کے لئے خیمے اور سواری اور خشک رسد دو چار دن کے لئے مفت ہوگی۔ صرف اتنی بات نے بعض صاحبون کو (جو مدعو نہین ہوئے) اُن لوگون کے خلاف سخت جوش پیدا کر دیا ہے۔ جو گورنمنٹ کی طرف سے مدعو ہوئے ہین "رشک" کی تعریف یہ ہے کہ بغیر دوسرے کے زوال نعمت کا خواہشمند ہونے کے آدمی خود اس کے ساتھ ہم رتبہ بننا چاہے اور "حسد" کی تعریف یہ ہے کہ دوسرے کو اس رتبہ پر پہنچا ہوا دیکھکر دل مین جلن پیدا ہو اور یہ خواہش کی جائے کہ دوسرا اس منصب سے گرا دیا جاوے۔ اگر دربار دہلی مین مدعو ہونا بعض سبک خیال لوگون کے نزدیک کوئی بہت بڑا منصب منیع اور پایگاہ رفیع سمجھا گیا ہے تو رشک کا کوئی مضائقہ نہتھا خود اپنے لئے بھی یہ کوشش کی ہوتی کہ مہمانی کا ٹکٹ حاصل ہو جائے لیکن جو بھائی بند مدعو ہوئے ہین۔ ان کو خفیف اور سبک الفاظ مین یاد کرنا اور ان کی ناقابلیت ثابت کرنے کے لئے اپنے اخبارات کے کالم سیاہ کرنے۔ اور اپنے دل کے جلے پھپولے پھوڑنے اور گورنمنٹ کے انتخاب پر ایسے سخت الفاظ مین لے دے کرنا ایک نہایت سبک اور اوچھی کارروائی ہے۔ بالخصوص اودھ اخبار۔ آگرہ اخبار اور وکٹوریا پیپر اور سول اینڈ ملٹری نیوز جیسے سربرآوردہ اور معزز اور ہر دلعزیز ہمعصرون کی نسبت جن الفاظ کے ساتھ بعض کو اٹرز مین تذکرہ کیا گیا ہے اس سے ہماری سخت دل آزاری ہوئی ہے۔ کیا یہی طریقہ ہے جس سے تمام ملک و قوم کو اتحاد و اتفاق کا لکچر دینیوالے اپنے باہمی اتحاد کا نمونہ ملک کو دکھلا رہے ہین!؟ اور کیا یہ اسی سیر چشمی اور استغناء اور سلف رسپکٹ کا ثبوت ہے جسپر اخبار نویسون کا فرقہ فخر کیا کرتا ہے کہ چند وقت کی خشک رسد ملنے اور گاڑی کی سواری ملنے پر اتنا طوفان شور و غوغا برپا ہو رہا ہے کہ "حضور! خدا کے واسطے ہمین یہ نعمت عطا فرمائی جائے۔ اور ہمارے فلان بھائی بند کے حال پر یہ نزول رحمت نہو کیونکہ ہم بڑے قابل ہین اور وہ سخت ناقابل !!! برادرانہ ارتباط و اتحاد کے تعلقات اس امر کے متقاضی تھے کہ (اگر اس دعوت کو کوئی بہت بڑی نعمت عظمیٰ سمجھا گیا تھا تو) جن صاحبان کو مدعو کیا گیا ہے اُنکو مبارکبادین دی جاتین اور کل اڈیٹران اخبارات کی طرف سے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا جاتا کہ ہمارے بھائی بندون مین سے چند کے سر پر تاجِ اعزاز اس موقع پر رکھا گیا ہے نہ یہ کہ آپس مین ہی خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔ ہمارے معزز اور لائق ہمعصر صاحب اخبار ہندوستانی لکھنؤ نے کمال متانت اور سنجیدگی کیساتھ رائے ظاہر کی۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اڈیٹران اخبار کی شان اس امر سے بہت ارفع اور اعلیٰ ہے کہ وہ دربارون مین داخلہ کو اپنے لئے عزت کا معراج سمجھین اور درباری ٹکٹون کے لئے گداگری کرتے پھرین۔

خریداران الحکم توجہ فرماوین

سال رواں مین سے آٹھ مہینے گذر چکے ہین اس وقت تک کل خریدارون کی قیمت دفتر الحکم مین پہنچ جانی چاہیئے تھی مگر ابھی تک بہت سے خریدار باقی ہین جنھون نے اپنے ذمگی حساب کو بیباق نہین کیا بر وقت قیمت نہ پہونچنے کی وجہ سے اخبار کے چلانے مین بسا اوقات مشکلات پیش آجاتی ہین اس لئے مین اس نوٹ کے ذریعہ ان تمام خریدارون کو متوجہ کرنا چاہتا ہون کہ جنکے ذمہ کچھ بھی باقی ہے وہ فی الفور بھیجدین ورنہ مطبع کی

انبیائے کرام کی تعداد اور انکی بعثت کے مقامات

(اس عنوان سے مصری اخبار المنار نے اسلام پر لکچر نمبر ۳ شائع کیا ہے جسکا ترجمہ علیگڈھ گزٹ مین طبع ہوا ہے ہم اپنے ناظرین کی دلچسپی کے لئے اسے ذیل مین نقل کرتے ہین اور اتنا اور بڑھانا چاہتے ہین کہ قرآن کریم مین جسقدر انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کئے گئے ہین وہ وہ نبی ہین جنکے ممالک ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپکے جانشینؓ کے تحت حکومت آجانے والے تھے اور یون وہ قصص نبی کریم صلعم کی پیشگوئیان ہین۔ ایڈیٹر)

انبیائے کرام علیہم السلام جو دنیا کی ہدایت کے لئے ابتدائے آفرینش سے لیکر خاتم النبین علیہ الصلوۃ والتسلیم تک مبعوث ہوئے ہین انکی تعداد کی نسبت ایسی بیشمار حدیثین روایت کی گئی ہین جن سے استناد نہین کیا جاسکتا کیونکہ وہ غالباً ضعیف اور موضوع ہین انمین زیادہ صاف اور واضح وہ حدیث ہے جسکو احمد اور طبرانی ہوں یا ابن حبان اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے ساہین ابی امامہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی تعداد کس قدر ہے؟ آپنے فرمایا کہ ایک لاکھ ۲۴ ہزار جن مین تین سو پندرہ رسول ہین حاکم اور بیہقی نے جو روایت ابی ذر سے کی ہے اُس مین مرسلین کی تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ ہے حاکم اور ابن سعد کے نزدیک انس کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی تعداد آٹھ ہزار ہے اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اس سے مراد مرسلین ہین۔ اور جابر کی ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایکہزار یا زیادہ پیغمبرون کا خاتم ہون چونکہ اس قسم کی ضعیف اور موضوع حدیثون پر کچھ اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے علماء نے تعداد انبیاء کے مسئلہ مین سکوت کا حکم دیا ہے کیونکہ ایک خاص تعداد کا قائل زیادہ کی نفی کرنیوالا ہے۔ پس جو شخص انبیا کی ایک خاص تعداد کا قائل ہوگا جس مین زیادتی ہونا ممکن ہے تو گویا کہ وہ ان انبیاء کرام کی تکذیب کرنیوالا ہوگا جو اس تعداد سے زیادہ ہین سکوت کی وجہ جو ہمارے علماء نے بیان کی ہے وہ یہی ہے مگر اس کی بھی زیادہ قوی حجت یہ ہے کہ بغیر علم کے خدا کی نسبت کوئی بات کہنا سراسر افترا ہے اور اعتقادی امور مین محض گمان کی پیروی ہے وان الظن لا یغنی من الحق شیئًا حالانکہ خدا تعالے نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے۔ منھم من قصصنا علیك ومنھم من لم نقصص علیك پس ہمکو وہی تعداد کافی ہے جسکا بیان قرآن مجید مین فرمادیا ہے اور جن انبیاء کا قرآن مجید مین ذکر آیا ہے اس پر تفصیلی ایمان لانا واجب ہے خدا تعالے فرماتا ہے: ۔

وتلك حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم علی قومه نرفع درجٰت من نشاء ان ربك حکیم علیم ووھبنا له اسحاق و یعقوب کلا ھدینا ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریته داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وھارون وکذالك نجزی المحسنین وزکریا و یحیی وعیسی والیاس کل من الصٰلحین واسمٰعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العٰلمین +

”اور یہ ہماری سمجھائی ہوئی دلیل تھی جو ہم ابراہیم کو انکی قوم کے قائل معقول کرنیکے لئے بتائی ہم جسکو چاہتے ہیں اُسکے مرتبے بلند کر دیتے ہین ای پیغمبر بیشک پروردگار حکمت والا اور سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا دو فرزند عطا فرمائے ان سب کو ہم نے راہ راست دکھلائی اور انہی کی نسل مین سے داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارون سب کو ہم نے راہ راست دکھائی اور خلوص دل سے نیک کام کرنیوالون کو ہم ایسے ہی صلے عطا فرمایا کرتے ہین اور علی ہذا القیاس زکریاؑ اور یحییؑ اور عیسیٰؑ اور الیاس کو کہ یہ سب ہمارے نیک بندون مین سے ہین اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ ان سب کو ہم نے راہ راست دکھائی اور سب کو دنیا جہان کے لوگون پر برتری دی“

پس نبوت اور رسالت کی بھی وہ تفصیل ہے جسکی وجہ سے انبیاء تمام لوگون پر فضیلت رکھتے ہین انبیاء کرام کے یہ نام اسی طرح پر ایک دوسرے کے ساتھ متصل وارد ہوئے ہین اور خدا فرماتا ہے ”واذکر فی الکتاب ادریس انه کان صدیقًا نبیًا“[۱] اور مرسلین کے قصون کے بیان مین فرماتا ہے ”والی عاد اخاھم ھودًا“ ”والی ثمود اخاھم صالحًا“ ”والی مدین اخاھم شعیبًا“[۲] اور نیز فرماتا ہے ”واذکر اسمٰعیل والیسع وذاالکفل وکل من الاخیار“

انبیاء کے اس سلسلہ مین ذوالکفل کا ذکر بھی فرمادیا ہے اور سوائے حضرت آدم علیہ السلام کے جو سلسلہ نبوۃ کے شروع کرنیوالے اور حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اس سلسلہ کو ختم کرنیوالے ہین سبکا ذکر آگیا ہے کیونکہ ان دونون کا ذکر قرآن مجید مین مفصل کیا گیا ہے

ان انبیاء کرام کی تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام یا ان مین سے بلاد عرب یا اُس کے متصل شام۔ عراق اور فلسطین مین مبعوث ہوئے تھے اور زمین کا یہ چھوٹا سا ٹکرہ جو جزیرہ نما ہے اور بحر ہند اور بحر احمر اور بحر متوسط سے محدود ہے آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک انبیاء و مرسلین کی ولادت گاہ رہا ہے گویا کہ خدا نے تمام اپنی مخلوق کو گمراہی مین چھوڑ کر صرف انہین ممالک کے باشندون کو ہدایت کے لئے مخصوص کیا تھا غرضیکہ نبوت اور رسالت کو صرف اسی قطعہ زمین پر محدود کر دینے سے مذہب پر ملحدون کا نہایت سخت شبہ وارد ہوتا ہے چونکہ اُنھون نے یہود و نصاریٰ کی کتابون مین دیکھا ہے کہ ان کے نزدیک انبیاء کا سلسلہ صرف فلسطین اور شام اور اسکے قرب و جوار مین محدود ہے تو انہون نے ان ممالک کے باشندونکی طبائع اور اُن کے اخلاق و عادات سے بحث کی اور یہ شبہ پیش کیا کہ ان ممالک کے باشندون مین جو خواص ہین ان مین مذہبی دعوت قائم کرنے اور مذہبی حکومت اور روحانی ریاست کی بنیاد ڈالنے کی استعداد ہے اور جو عوام ہین انمین دعوت کے قبول کرنیکی قابلیت ہے اسی وجہ سے ان ملکون مین بیشمار ادیان اور مذاہب اور فرقے پیدا ہوگئے ہین جو دنیا کے کسی دوسرے حصے مین نہین پائے جاتے +

مگر جو شخص قرآن مجید کو سمجھتا ہے اُس کے دل مین اس قسم کے شبہات اور خطرات ہرگز پیدا نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا تعالے نے قرآن مجید مین صاف فرمادیا ہے ”فی الواقع ہم ہی نے تم کو خوشخبری سنانیوالا

انا ارسلناك بالحق بشیرًا ونذیرًا وان من امة الا خلا فیھا نذیر

[۱] اور قرآن مین ادریس کا مذکور بھی لوگون سے بیان کر کہ وہ بھی بڑے سچے بندے اور پیغمبر تھے +

[۲] اور ہم ہی نے قوم عاد کی طرف انکے بھائی ہود کو بھیجا اور ہم نے قوم ثمود کے بھائی صالح کو ان کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم ہی نے مدین والون کی طرف ان کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ [۳] اور اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کر اور یہ سب کے سب نیک بندون مین سے ہین

اور عذاب خدا سے ڈرانیوالا بنا کر بھیجا اور کوئی امت ایسی نہین کہ اس مین کوئی ڈرانیوالا نہ گذرا ہو۔

یہ آیت اس مسئلہ مین قول فیصل اور نص قطعی ہے کہ خدا کی رحمت اور آسمانی ہدایت ایک عام عطیہ ہے جس سے تمام قومون کو حصہ ملا ہے اور روئے زمین کی کوئی قوم اس سے محروم نہین رہی اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ اس مجمل ذکر مین جو قرآن مجید مین انبیاء اور مرسلین کی نسبت کیا گیا ہے کسی ایسے پیغمبر کا مذکور نہین ہے جو ہندوستان یا چین یا یورپ یا امریکہ مین مبعوث ہوا ہو۔ اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ ان آیات مین انبیاء کرام کا ذکر اس غرض سے نہین کیا گیا تاکہ ان کا اجمالی بیان ہو جائے بلکہ ان آیات مین خدا کے ان قوانین کا بیان کرنا مقصود ہے جو قومون مین انبیاء کے ساتھ جاری ہین اور اس سے غرض یہ ہے کہ مرسلین کے دل مضبوط ہون اور ان کے امتیون کو عبرت حاصل ہو خدا فرماتا ہے لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب اور نیز فرماتا ہے وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فوادک اور یہ عبرت اور تثبیت صرف انہین پیغمبرون کے بیان سے حاصل ہو سکتی ہے جنکا حال کچھ نہ کچھ معلوم تھا یہی وجہ ہے کہ ان انبیاء کرام کا ذکر قرآن مجید مین مکرر سہ کرر آیا ہے جنکی قومون اور جن کے ملکون کا حال تفصیلی معلوم تھا اور ان کا ذکر اس قدر نہین آیا جنکا حال صرف بالاجمال معلوم تھا اس امر کے بیان کرنیکے لئے کہ خدا کی رحمت اپنے بندون کی ہدایت کے لئے پیغمبرون کے بھیجنے مین عام ہے کیونکہ تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے جن پر وہ مہربان ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے کسی ایسے پیغمبر کا ذکر فرماتے جو مثلاً ایک لاکھ برس پیشتر امریکہ مین مبعوث ہو چکا ہے اور اس کے بعض حالات جو اس کی قوم کے ساتھ ہوئے بیان کرتے تو کیا ایسی عبرت حاصل ہو سکتی جو قوم ہود اور صالح کے حالات سے جو ثمود کے ساتھ گذرے حاصل ہوئی ہرگز نہین۔ مجہول مطلق کا ذکر کچھ مفید نہین ہو سکتا بلکہ وہ غالباً تخیل اور اختراع پر محمول کیا جاتا ہے۔

ہمکو کیا معلوم ہے شاید کنفیوشس اہل چین مین پیغمبر مبعوث ہوا ہوا ہو کیونکہ اس کی ہدایت اور حکمت کے آثار اب تک بالکل محو اور نیست و نابود نہین ہوئے یہی بات بُدھ کی نسبت کہی جا سکتی ہے۔ اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ ان قومون کے عقاید مین ایسی باتین پائی جاتی ہین جن کی نسبت اسلام قطعی حکم لگاتا ہے کہ کسی آسمانی مذہب کے عقائد نہین ہین۔ خصوصاً بودھ مذہب مین شرک اور بت پرستی ہے اسکے جواب مین ہم کہتے ہین کہ کیا ان لوگون مین جنکی نسبت قرآن مجید نے تصریح کی ہے کہ ان کا مذہب سچا اور اُن کی کتاب آسمانی ہے ایسے عقائد نہین پائے جاتے جنکو اسلام شرک اور بت پرستی بتلاتا ہے پس جسطرح تاویل اور تحریف سے ان مذاہب کے اصول و عقائد فاسد ہو گئے ہین اسیطرح ان مذاہب کے اصول و عقائد بھی فاسد ہو گئے ہون۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون۔ چونکہ زمانہ بعثت کو عرصہ دراز گذرا اس لئے راہ حق سے گمراہ ہو جانیکا گمان ہوتا ہے۔ عبرت کے نمونے ہمارے سامنے اور دائین بائین موجود ہین۔ اگر یہ کہا جائے کہ جب تم نے ان قومون کے لئے جن کے گذشتہ زمانہ مین اخلاق و آداب پاکیزہ اور تہذیب و شائستگی اعلیٰ درجہ کی تھی یہ بات جائز رکھی ہے کہ انہون نے یہ اپنے آسمانی مذہب سے حاصل کیا ہے تو ان وحشی قومون کی نسبت تم کیا کہہ سکتے ہو جن مین اور حیوانات مین بالطبع ضاحک ہونے کے سوا کچھ فرق نہین جیساکہ بعض افریقہ کے حبشی یا جزائر بحر اعظم کے رہنے والے۔ اگر یہ جواب دیا جاوے کہ انمین پیغمبر مبعوث ہوئے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ انکی ہدایت کے آثار کہان ہین اور اگر یہ کہا جاوے کہ ان مین کوئی پیغمبر نہین ہوا تو ہم دریافت کرتے ہین کہ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کے کیا معنے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ خداوند جلت حکمتہ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اُسکے وجود کا کمال تدریجی ترقی پر منحصر رکھا ہے پس وہ ان کمال کے مراتب مین سے جس مرتبہ کا مستحق ہوتا ہے فوراً اُس کو عطا ہوتا ہے وہ ہمیشہ جو کچھ حاصل کرتا ہے بقدر اپنی استعداد کے حاصل کرتا ہے۔ غرضیکہ اس آیت مین جو عموم ہے اُس مین اُس قید کی رعایت کرنا ضروری ہے جو نظام عالم مین عام طور پر دیکھی اور تسلیم کی جاتی ہے جبکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ہر ایک مؤنث بچہ جننتی ہے تو اُس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ سن ولادت مین جننتی ہے پس کم سن مؤنث کے نہ جننے سے یہ کلیہ قاعدہ نہین ٹوٹ سکتا۔ اس بناء پر اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ ان وحشی قومون مین کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا جو اسوائی الہلم کے ذریعے سے انکو راہ حق اور طریق صلاح کی طرف ہدایت کرے تو اس مین شک نہین کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مین ابھی تک حق کے سمجھنے اور برائی بھلائی کو پہچاننے کی استعداد اور قابلیت پیدا نہین ہوئی۔

اسکے علاوہ تمدن اور شائستگی مین اُن کا ترقی یافتہ نہ ہونا اسبات پر دلالت نہین کرتا کہ ان مین ہدایت کی غرض سے کوئی نذیر مبعوث نہین ہوا۔ کیونکہ لوگ ہر زمانے مین انبیاء کی ہدایت سے صرف اُسیقدر فائدہ اُٹھاتے ہین جس قدر کہ اُنمین استعداد ہوتی ہے بعض انبیاء پر صرف چند اشخاص ایمان لائے جیساکہ نوح علیہ السلام کی نسبت وارد ہوا ہے اور بعض انبیاء ایسے بھی گذرے ہین جن پر ایک شخص بھی ایمان نہین لایا جیساکہ خداوند تعالے نے حضرت نوحؑ کے قصے کے بعد فرمایا ہے ثم بعثنا من بعدہ رسلاً الی قومھم فجاؤھم بالبینات فما کانوا لیومنوا بما کذبوا بہ من قبل۔ اکثر انبیاء کرام کے آثار ممالک مشرق سے مٹ چکے ہین حتی کہ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے بھی محفوظ نہین رہے حالانکہ وہ ابو الانبیاء اور خلیل اللہ ہین تمام مومن قومون مین اُنکا ذکر خیر صرف اس لئے محفوظ رکھا کہ ان قومون مین شائستگی کی ترقی ہو چکی تھی اور ان مین ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جو پیغمبرون اور ہادیون کی قدر پہچانتے تھے اور نیز اس لئے کہ آپکے خاندان گرامی مین نبوت کا سلسلہ علی الاتصال جاری رہا پس باوجود اسکے کون شخص انکار کر سکتا ہے کہ جو پیغمبر جاہل اور وحشی قومون مین مبعوث ہوتے ہین اُن کے آثار کا محفوظ رہنا مشکل ہے مذہب نے بھی تدریجی ترقی کی ہے اور مشرق عہد ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اُسکی تکمیل ہوئی ہے پس تمام پیغمبر قومون کے عقاید اور اعمال و آداب اور اُن کے قومی تعلقات کی اصلاح کے لحاظ سے برابر نہین ہین۔ کیونکہ مختلف قومون اور امتون کی اصلاح کی ضرورتین مختلف ہوتی ہین بدوے بہ نسبت شہریون کے کم علم ہوتے ہین اور ان کے خیالات مین گمراہی بھی کم ہوتی ہے اور بدویان کے سیدھے سادے اور عیش و تنعم سے دور ہونے سے اُن کے اخلاق و آداب مین فساد بھی کم ہوتا ہے اور نیز ان مین سوسائیٹون کے حالات مثل شہریون کے نہین ہوتے اس لئے ان کو تمدن [illegible] نہین ہوتی۔

بیعت کا کالم

منشی امام الدین صاحب لمباگاؤن کانگڑہ
اہلیہ منشی امام الدین صاحب " "
محمد عقیل صاحب کانسٹیبل پولیس " "
مستری نظام الدین صاحب " "
منشی غلام دستگیر صاحب قادیان تحصیل بٹالہ
میان ابراہیم صاحب اٹھوال گورداسپور
میان الہ بخش صاحب " "
میان سلطان بخش صاحب " "
صالحہ بی بی زوجہ عبدالکریم صاحب راولپنڈی ملازم ورک شاپ کیمرج شاپ
میان محمد صاحب } برادر عبدالکریم صاحب "
حافظ شاہ محمد صاحب ستونگ علاقہ کوئٹہ ملک بلوچستان
میان مہرالدین صاحب سیالکوٹ ظفروال
غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مہرالدین صاحب "
حاکم بی بی زوجہ سلطان علی سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب
مسماۃ بھاگن زوجہ اروڑا "
زوجہ میان جانان صاحب "
غلام فاطمہ بنت میان جانان صاحب "
برکت بی بی بنت اروڑا صاحب "
پیر بخش محمد گولیکے گجرات
عبدالاکبر طالب علم انٹرنس کلاس مشن ہائی سکول کانگڑہ
میان پیر بخش حجام سیالکوٹ
میان بوڑا حجام "
میان کریم بخش صاحب علی وال گورداسپور
مولوی محمد فاضل صاحب مدرس گورنمنٹ سکول انبالہ
بابو نظام الدین صاحب کلرک ڈاک خانہ قادیان

دارلامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مع جمیع اہل بیت خدا کے فضل و کرم سے بہمہ وجوہ تندرست ہین اور **نزول المسیح** کی تصنیف مین ازبس مصروف ہین یہ کتاب ۱۵۲ صفحہ تک کاتب لکھ چکا ہے تین پر پریس پر چھپ رہی ہے

(۲) حضرت حجت اللہ نے ٹیکا طاعون کے متعلق ایک زبردست اور ضروری اشتہار لکھا ہے ٭

(۳) حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ اب خدا تعالے کے فضل و کرم سے تندرست ہین ۵ ستمبر ۱۹۰۲ء کے جمعہ میں آپنے ایک لطیف خطبہ پڑھا جو تجربہ آپنے اپنی بیماری کے دوران مین **ایمان باللہ** کی کیفیت اور اثر کا کیا ہے وہ اس خطبہ مین بیان کیا گیا جو اسی اشاعت مین دوسری جگہ ہمارے ناظرین پڑھینگے ٭

(۴) حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی فاضل اس ہفتہ دارالامان مین وارد ہوئے تعجب نہین جو آپ گولڑوی کی کتاب سیف چشتیائی پر اپنا خیال توجہ فرماوین کہ وہ سالکان راہ ہدایت کے لئے غول راہ ثابت نہ ہونے پاوے

(۵) جناب سید امیر علیشاہ صاحب ملہم سیالکوٹی اور ماسٹر غلام محمد صاحب اور منشی مہتاب دین ڈرل ماسٹر سیالکوٹ سے اور مولوی جان محمد صاحب ڈسکہ سے میان محمد اسماعیل ماسٹر ٹیلیگراف میرٹھ سے اور منشی محمد اکبر مردان سے تشریف لائے ٭

(۶) پروفیسر ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دو روز کے بعد واپس تشریف لے گئے آپ کے والد ماجد میرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور بھی تشریف لائے ہوئے ہین

(۶) مدرسہ تعلیم الاسلام کے ڈائرکٹر صاحب جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی ایما اور ہدایت سے سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام نے ایک سرکلر لیبران طالب علمون کے والدین کے نام لکھا ہے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کے بورڈنگ

ہوس مین داخل ہین ٭

آپ حج کیون نہین کرتے

شیخ ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے خط کا جواب الحکم کی گذشتہ اشاعت مین کسیقدر بسط سے شائع ہو چکا ہے لیکن اتمام حجت اور ایک نکتہ معرفت کے لئے اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھا ہے کہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور جب وہ خط پڑھا گیا اور یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ آپ کیون حج نہیں کرتے! تو فرمایا کہ میرا پہلا کام **خنزیرون کا قتل اور صلیب کی شکست ہے** ۔ ابھی تو مین خنزیرون کو قتل کر رہا ہون ۔ بہت سے خنزیر مر چکے ہین اور بہت سے سخت جان ابھی باقی ہین ان سے فرصت اور فراغت تو ہو لے ٭

شیخ بٹالوی صاحب اگر انصاف سے کام لینگے تو امید ہے یہ لطیف جواب انہین تسلیم ہی کرنا پڑیگا ٭ کیون شیخ صاحب! ٹھیک ہے نا! پہلے خنزیرون کو قتل کر لین!

ایک دوست کو دشمنون نے سخت تکلیف دی اور ان کی شکائتیں بھی افسران بالادست سے کین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انکو وہان سے تبدیل ہونا پڑا انہون نے اسکے متعلق دعا کیلئے عرض کیا کہ اس سے دشمن خوش ہونگے یہ نہیں ہونا چاہئیے اس کے متعلق جو فرمایا اسکا خلاصہ یہ ہے خدا کے ساتھ روٹھنا نہین چاہئے اور خدا تعالی کا شکوہ کرنا کہ اس نے ہماری نصرت نہیں کی سخت غلطی ہے مومنون پر ابتلا آتے ہین رسول اللہ صلعم ۱۳ برس تک کیسی تکلیفین اٹھاتے رہے طائف مین گئے تو پتھر پڑے اس وقت جبکہ آپکے بدن سے خون جاری تھا آپنے کیسا صدق اور وفا کا نمونہ دکھایا اور کیا پاک الفاظ فرمائے کہ یا اللہ مین یہ سب تکلیفین اسوقت تک اٹھاتا رہونگا جب تک تو راضی ہو ۔ امتحان کا ہونا ضروری ہے نبیون اور صادقون پر ابتلا آتے ہین حضرت مسیح کو دیکھو کہ کیسا ابتلا آیا ایلی ایلی لما سبقتنی کہنا پڑا ۔ یہودیون نے پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا غرض مومن کو گھبرانا نہین چاہئے

الزار احمد یہ پریس قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی مالک و ایڈیٹر کے چھپکر شائع ہوا

الحکم نمبر ۲۳ جلد ۶ — ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء

جوهر عشبه مغربی

نہ ... ساسا پریلا ... کلان ...

ان امراض کا عروج بڑی شد و مد سے سلطنت جسم مین تباهی کرنیوالا هوتا ہے اسکے غروب کرنیکا آله اگر کوئی ہے تو همارا یهی جوهر عشبه ہے جب بگاڑ خون انتہا درجه تک پهونچکر خونکو ردی کردے تو اسکو کوئی درست کرسکتا ہے تو یهی جوهر عشبه هی یه مرض کو ڈبوتا نهین بلکه عالم وجود سے کهوتا ہے جوهر عشبه انسان کے خونکو صاف کرنیکیلئے مسئله حکمائے سلف و خلف کا نسخه ہے اسکے پینے والیکا خون گنده نهین هوتا یهی وجه ہے که اسکو محافظ صحت کها جاتا ہے ۔ عشبه مغربی کو میڈیکل آفیسر پروفیسر علوم طب اور حکمائے یقینی علاج سمین خون سے دور کرنیکا آله قرار دیا ہے یه جوهر عشبه جوانی کے جوش غلط کاری سے جب آتشک کا زهر خونکو تباه کرکے گوناگون رنگون مین ظاهر هوتا هو تو اسوقت بهی ایک نادر هے جسکے استعمال سے وجع مفاصل تیرگی خارش پهوڑے پهنسی ۔ زخمونکا اندمال کرتا ہے نناز بر ناسور ۔ بهگندر جنبل یا جسم سے چهلکی اترین یا تبدیل موسم پر جسم پر دهبے ۔ سوکهی خارش ۔ چهره پر بدنما داغ پیدا هوتے هین تو وه یه عرق جان جمله ... بیماریون سے نجات دیتا ہے سوزاک کے بعد جو هاتهه پاؤن کے تلوون مین جلن رهتی ہے هڈیان درد کرتی هون ۔ ریح کا درد ۔ عرق النسا اور عورتون کے رحم بگاڑ اور تلوون کی درد کو بهی دور کرتا ہے ۔

حب قبض کشا حکماء کا قول ہے که قبض اور صحت ایک جگه اکٹهے نهین ره سکتے جنکو وقت پر پاخانه نه آئے طبیعت انکی پریشان سر مین درد منه بدمزه ۔ زبان میلی رهتی ہے ان گولیون کے استعمال سے درد جگر نفخ قراقر دل کا دهڑکنا جسم کا پهڑکنا ۔ سن هوجانا ۔ کثرت تهوک کی اشتہا وغیره دور هوجاتی ہے ایک گولی رات کو دوده کے همراه کهانے سے صبح اجابت بافراغت آجانیسے طبیعت بشاش جسم هلکا انسان چست اور چالاک هوجاتا ہے اور توانا رهسکتا ہے

سنون مستحکم دندان یه وه منجن ہے که دانتون کو جلا دیتا ہے بخدا هیرے کو هیرا هی دکهاتا هی آنکه کی جهان گیا دانت گئے سوا دگیا اس سے دانت موتیون کی طرح چمکدار مضبوط اور صاف هوجاتے هین بدبو میل دور مسوڑی مضبوط منه سے لیسدار رطوبت کا فور اور خون جانا رک جاتا ہے ۔ چار تولہ ایک روپیه

پته ۔ زبدة الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رساله حافظ صحت لاهور موچی دروازه

صدق اللہ العلام فیما اوحی الی الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام حیث قال انه اوی القریه لولا الاکرام لهلک المقام

طاعون عذاب الٰہی ہے جو خدا تعالیٰ کے رسول کی تکذیب و انکار کے باعث نمودار ہوتا ہے

روغن نوری یه روغن امراض وبائیه خصوصاً طاعون و هیضه سے محفوظ رهنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ما تقدم استعمال کرینگے وه انشاء الله السلام بفضله تعالی مبتلائے طاعون و هیضه نهونگے کیونکه اجرام وبائیه انکے بدن مین داخل هو کے بهی هلاک هوجاینگے اگر مبتلائی مریض کو دین تب بهی اس سے بطور بفضله تعالے شفایاب هوگا علاوه ازین اسکے استعمال سے تپ محرقه ۔ کهانسی ۔ متلی ۔ قے ۔ اسهال ۔ هیضه (منه سے خون آنون کا آنا) خنازی بیماری ۔ سوزش سینه ۔ قصور هضم ۔ چیچک ۔ نفث الدم وابتدائی سل ۔ درد گوش ۔ درد کان ۔ ناسور ۔ خنازیر ۔ زخم آتشک ۔ بهگندر ۔ پهوڑی پهنسیان ۔ بواسیر کے زخم وغیره هر قسم کے زخم بهت جلد بفضل تعالے دور هوتے هین ایسا سریع الاثر اور مفید دوا کم هوگی قیمت فی شیشی عمر

جوهر آمله مقوی معده مشتهی و هاضم مصفی خون دافع خارش و پهوڑی پهنسی وجع المفاصل ودمه و رباح وغیره قیمت فی شیشی صرف روپیه آخیر ستمبر تک

کشته سیم پاک آتشه مقوی دماغ و اعصاب قیمت فی چوکی

گٹکه سیماب مصلح شیر و مصفی خون قیمت ... محصول ذمه خریدار

المشتهر حکیم نور محمد پروپرائٹر نوری شفاخانه

موکل ضلع لاهور

... اعوان منزل ...

ایسی عنایت سے ضرور فائدہ اٹھائیے!

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکریہ مین ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء سنہ ع سے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جدید خریداران سے الحکم کی قیمت صرف چار روپے لیجاویگی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جنکی فہرست ذیل مین درج ہین وہ پرانے خریداروں کو نصف قیمت پر دیجاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اٹھا سکتے ہین

خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ

فہرست کتب

تفسیر القرآن پارہ اول ۱۲؍ رپورٹ جلسہ سالانہ سنہ ۱۸۹۷ء حضرت اقدس کی تقریر حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۲؍ اصلاح النظر ۲؍ سراج الدین عیسائی کے چار سوالونکا جواب ۴؍ تفسیر سورہ تبت ۲؍

تمام درخواستین دفتر الحکم کے نام آنی چاہئین

علاج طاعون

حضرت اقدس جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار علاوہ سچی توبہ و استغفار و تقوی و طہارت جدوار خطائی کی گولیان اور عرق جسکا نتیجہ جناب نے اسی اشتہار مین درج فرمایا تھا طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم دیا تھا خدانخواستہ طاعون کی گلٹی بغل ران یا گردن کے نمودار ہو تو مرہم طاعون لگائی جاوے ۔ سواس عاجز نے اس اشتہار کے موافق احباب کی سہولیت کے لئے گولیان اور عرق اور مرہم کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے اس دوا کے فائدے کی نسبت مین اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے حفظ ماتقدم کیطور پر استعمال کرین قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہے

قیمت یکصد گولی ۱۲؍ عرق شیشی کلان جو تقریباً ایکماہ کے لئے کافی ہوگی ۱۲؍
دوچند ،، ۱؍ ،، خورد ۶؍ مرہم فی ڈبیہ ۸؍

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا

ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ معالج بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام حضرت قادیان دارالامان